نمبر ۹ | ۱۰- مارچ سنہ ۱۹۰۲ء مطابق ۲۸- ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۹ھ یوم دوشنبہ | جلد ۶

فہرست مضامین

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق

عید اضحی کی تقریب بہت قریب آگئی ہے ناظرین الحکم کو ہم گذشتہ اشاعت مین اطلاع دے چکے ہین کہ وہ اس تقریب پر مدرسہ اور لنگرخانہ کی امداد کا خاص خیال رکھین اور قربانی کی کھالون کی قیمت دارالامان روانہ کرین-

آج کی اشاعت کے ساتھ ایک اشتہار حضرت حجۃ اللہ علے الارض مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے بطور ضمیمہ الحکم شایع کیا جاتا ہے ہم نے بجائے خود اس سے پہلے متعدد مرتبہ احمدی قوم کو لنگرخانہ کی ضروریات کیطرف توجہ دلائی ہے امید ہے احمدی قوم اس اشتہار پر پوری سرگرمی سے کاربردائی کرے گی +

الحکم کی توسیع اشاعت کے لیے بار بار ہمین توجہ دلاتے ہوئے اندیشہ ہوتا ہے کہ قوم پر عدم توجہ کا الزام عائد نہ کیا جاوے چند احباب کے سوا ابھی قریبًا کل ناظرین کی توجہ و التفات اسطرف منعطف نہین ہوئی - بابو غلام محمد صاحب گلگت سے - اور چودھری غلام احمد صاحب گلگت سے اس امر خیر کی طرف پوری توجہ کر رہے ہین + جن کی اس سعی کے ہم مشکور ہین

۵- مارچ سنہ ۱۹۰۲ء سے صوبہ پنجاب کی لفٹنٹی کا چارج عالیجناب آنریبل سر چارلس ریواز صاحب بہادر نے لے لیا ہے- ہز آنر صوبہ پنجاب مین اجنبی نہین بلکہ پنجاب اور اہل پنجاب سے بخوبی واقف ہین- ہم سروست ہز آنر کا سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے خیر مقدم کرتے ہین اور آیندہ انشاءاللہ کسی موقعپر ذرا بسط سے لکھین گے-

ہم کو اپنے لاہور کے بعض خریداران کی سخت شکایت ہے جنہون نے کم از کم چار چار مرتبہ وی پی واپس کیے ہین + ہم اس ہفتہ محض خیرخواہی کی بنا پر انکے اسماء گرامی کو نادہندون کی فہرست مین درج نہین کرتے اور سردست انکے نام اخبار بند کرتے ہین اگر ایک ہفتہ تک انہون نے اپنے حساب بیباق نہ کیئے تو.....

صدیق حسن خانصاحب کا حال تو تمہین چشم دید ہے قیامت کے نزدیک ہونے مین کیا شک ہے سب سے بڑی نشانی تو مولویون کا یہود منش ہو جانا ہے جس مولوی کو دیکھو ایسے یہودی پاؤ گے اِلّا ماشاء اللہ اور یَحمِلُ اَسفَاراً کا مصداق دیکھو گے - اب بتاؤ کہ محمدی یہود کی اصلاح کے لیے محمدی مسیح چاہیئے یا موسوی مسیح غور کرو امت محمدی مین ہزارون یہود پیدا ہو گیے عیسے ایک نہ ہو سکا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ اور بھی بہت سے نشان ہین جن سے قیامت نزدیک معلوم ہوتی ہے - یاجوج ماجوج جنکو مولوی ہرگز نہین بتلا سکتے کہ کہان رہتے ہین ہم نے آنکھ سے دیکھ لئے اور ان کی فتوحات کو بھی سن رہے ہین ابھی چین کو ناچ نچا دیا تھا کوئی ایسی بلندی نہین جسپر وہ غالب نہ آگئے ہون اور نہ کوئی ایسی ریاست ہے جو ان کی مغلوب نہ ہو دجال کو ہم نے دیکھ لیا کہ سوائے مکہ مدینہ اور تمام جہان مین اسکا دورہ ہو رہا ہے اور اکثر ناقص العقل ایکے دین مذہب مین شامل ہو رہے ہین اور اس کی روٹیونکے پہاڑ مین سے حصہ لے رہے ہین اس کا گدھا بھی تمام ملک مین گشت کر رہا ہے ہم خود کئی بار کرایہ دیکر اسپر سوار ہو چکے ہین - حج بند ہؤا طاعون بھی نمودار ہے - قحط بھی موجود ہے اخبار اور رسالے بھی اڑتے پھرتے ہین اونٹ بھی بیکار ہو گئے ہین - زمین بھی قریباً کل آباد ہو گئی ہے - نہرین بھی دریاؤن کو چیر کر نکالی گئی ہین - سود و شراب کا بھی رواج بکثرت ہے - زنا اور اور اسکے نتائج سوزاک اور آتشک بھی ملک مین پھیلے ہوئے ہین مسیح و مہدی بھی موجود ہین دعوے فرما رہے ہین ان کے منکر بھی انکار کر رہے ہین لوگ رفتہ رفتہ مانتے بھی جاتے ہین اگر تلوار کا ڈر نہوتا تو ہمارے مہدی کو مولوی ضرور مار ڈالتے زمینی

اور آسمانی نشان بھی مہدی و مسیح کی نصرت مین ظاہر ہو رہے ہین - چنانچہ رمضان مین چاند گہن کی اول شب مین چاند گہن ہوا اور سورج گہن کے درمیانی دن مین سورج گہن ہوا مرزا احمد بیگ و عبد اللہ آتھم و پنڈت لیکھرام پشاوری موافق پیشگوئیو کے انتقال کر گئے - محی الدین ساکن لکھو کے غلام دستگیر قصوری - مولوی اسمٰعیل علی گڈھی - خود ہی مباہلہ کر کے ایک سال کے اندر گذر گئے جلسہ اعظم لاہور مین جیسا کہ قبل از وقت ہمارے امام نے اشتہار دیا تھا کہ ہمارا مضمون بالا رہیگا وہ باتفاق موافق و مخالف بالا رہا وغیرہ باوصف ان سب نشانون کے جاہل اور کور باطن غفلت کی نیند مین سوئے ہوئے ہین انکا جگانا ہمارا یا ہمارے امام کا کام نہین بلکہ اللہ جلشانہ کا کام ہے وہی جگا جگا کر دور دراز ملکون سے خلقت کو قادیان مین بھیج رہا ہے جنکے نصیب اچھے ہین وہ آتے جاتے ہین جو مردود ازلی ہین وہ دور ہی سے بیٹھے گالیان دیتے ہین اور غوغا کرتے ہین ایسے نااہلون کی تو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین بھی اصلاح نہین ہوئی تھی فَرِیقٌ فِی السَّعِیرِ جو اللہ تعالےٰ نے مقرر فرما رکھا ہے وہ ہر زمانہ مین موجود رہتا ہے اور رہے گا یہانتک کہ قیامت آوے بقول تمہارے توبہ کے دروازے کھلے ہوئے ہین لیکن حق کے قبول کرنے کے لیے خدا تعالےٰ تمہارے دل بھی کھولدے یہ دعا مانگا کرو ورنہ کروڑون روپے شہرون مین موجود ہین لیکن جنکے ہان فاقہ ہے انہین وہ کروڑون روپیہ کچھ فایدہ نہین دیتے - شعر

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ +

طلب کرو سچا طلب کرنے والا محروم نہین رہتا -

قولک - آپ کے امام خود اپنی تصنیف مین لکھتے ہین کہ ہمارا نیا فرقہ ہے یہ خود اپنے بدعتی ہونے کے قایل ہین لیکن ہمارا تو نیا فرقہ نہین بلکہ ہمارے تو وہی عقاید ہین جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بتائے ہین جو صحابہ و تابعین و صلحاء دین کا اعتقاد تھا وہی ہمارا عقیدہ ہے لیکن آپکے امام کا اعتقاد نیا ہے اور محدث ہے آپ کو چاہیئے کہ غور کرین اور اس عقیدہ جدیدہ سے باز آئین -

اقول - کفار مکہ بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانون پر بھی یہی اعتراض کرتے تھے کہ تم نے نیا مذہب اختیار کیا ہے اور پرانا مذہب بت پرستی جو آبائی مذہب تھا اسے چھوڑ کر بدعتی بن گئے ہو - کفار مکہ اپنے مذہب کو ابراہیم علیہ السلام کیطرف منسوب کرتے تھے جسپر اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ابراہیم تو مشرک نہین تھا یہ تو بالکل جھوٹ ہے کہ ہم مسلمان نہین - یا تم مسلمان نہین - بیشک تم بھی مسلمان کہلاتے ہو اور ہم بھی مسلمان ہین مگر تمہاری مسلمانی کو پھپوند لگ گئی ہے اور اسپر جا بجا کائی جم گئی ہے اور اسپر گرد و غبار جم گیا ہے - اور سچے اصولون کو تم نے بھلا دیا ہے اور بجائے اسکے خیالات خام کو دخل دیدیا ہے اور یہ خرابی بعد خیر القرون کے شروع ہو کر رفتہ رفتہ اسلام کو بدنما بناتی رہی ہے اگرچہ درمیانی زمانون مین مصلح اور مجدد آئے لیکن اصلاح خاص اور مقامی اصلاح تھی اور کمزور تھی جسکا اثر پھر تھوڑی مدت مین زایل ہوتا رہا اور خرابیان روز افزون ہوتی گئین یہانتک کہ تیرھوین صدی مین رہی سہی برکت اسلام کی اور شوکت مسلمانون کی جاتی رہی اور اسلام

جان کندن تک پہونچگیا تب اللہ تعالےٰ نے بموجب اپنے وعدہ اور اپنے رسول کی اطلاع کے ہمارے مسیح اور مہدی کو دنیا مین نازل فرمایا اور اس نے بحکم الٰہی تجدید اسلام کا بیڑا اٹھایا اب اسلام نیا اسلام لوگون کو نظر آنے لگا۔ جیساکہ ایک جان بلب مدت کا بیمار اچھا ہوکر اور توانا ہوکر نیا آدمی معلوم ہوتا ہے گوکہ اصل مین وہی پورانا شخص ہوتا ہے جس نے نئی زندگی حاصل کی ہوتی ہے ہمارا اسلام وہی پورانا اسلام ہے لیکن بسبب اسکے کہ پورانا اسلام اُٹھ گیا تھا اور ثریا پر چلاگیا تھا اور ہمارے امام اسے ثریا سے پھر اتار کر لائے ہین اب وہ نیا اسلام کہلانے کا بھی مستحق ہے باوصفیکہ کلام الٰہی قدیم ہے لیکن جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اترا تو اس اترنے کو نیا خود قران شریف نے فرمایا جب محدث صفت قرآن ہے تو ہمارے فرقہ کو محدث یعنے نیا فرقہ کہلانا فخر ہے نہ عیب۔

پورانے عقاید کو علما نے رفتہ رفتہ بگاڑ دیا تھا ہمارے امام نے نئے طور پر انہین عقاید کو اصلاح کرکے پیش کیا ہے ایک طرح وہی پورانا اسلام ہے۔ اور دوسری طرح بیشک نیا بھی ہے یون سمجھو کہ اسی پورانے اسلام پر نئی قلعی کردی ہے جس کو تم نے میلا کردیا تھا ابھی تسلی ہوئی یا نہین۔

قولک - جب کوئی ایسی بات ہوتی ہے کہ آپ کے امام کو جواب نہین آتا تو حکام کیطرف التجا کیجاتی ہے۔

اقول - مارنے کے ہاتھ پکڑے جاتے ہین لیکن جھوٹے کی زبان پکڑی نہین جاتی۔ آج تک کبھی ایسی نوبت نہین آئی کہ مولویون نے کوئی دینی سوال کیا ہو اور ہمارے امام کو جواب نہ آیا ہو اور پھر سرکار مین عرضی دی ہو کہ سرکار مجھے جواب نہین آتا۔ گورنمنٹ کوئی معقول جواب ان مولویون کو میری طرف سے دے یہ کام تو پادری بھی نہین کرتے جنھو دگورنمنٹ کے ہم مذہب ہین ایسی خام باتین آپ کے خام خیالون کو سوجھتی ہین اگر یہ کہو کہ بعض بدمعاشون کی ہمارے امام نے گورنمنٹ مین شکایت کی تو یہ کچھ تعجب کی بات نہین۔ انتظام کے معاملہ میں کسی مفسد ڈاکو یا شریرون کے حال سے سرکار کو اطلاع دیکر حفاظت طلب کرنا دینی دنیوی قانون کے برخلاف نہین اگر کوئی شخص کسی چور کو اپنے یا کسی متمول شخص کے مکان کے گرد پھرتا دیکھے اور احتمال ہو کہ نقب زنی کے ارادے سے تاڑتا ہے تو اگر پولیس مین رپورٹ کردے تو کیا حرج۔ یہ تمہارے نزدیک توکل کے برخلاف ہے یا اس مین علمی کمزوری پائی جاتی ہے یہ تو ظاہری انتظام ہے۔ اور دور اندیشی مین داخل ہے البتہ یہ باتین جب تمہین پھبتین کہ ہمارے امام کے دعاوی اور دلایل کو عقل اور نقل سے رد کردیتے اور وہ تم سے عاجز ہوجاتے اور ان سے کچھ نہ بنتا اور وہ تم سے سرکار مین عرضیان دیکر پیچھا چھوڑاتے ابتو اس کے برخلاف تمہین ہر طرح زیر مواخذہ ہو قرآن کی رو سے وہ سچے حدیث کی رو سے وہ سچے عقل ان کے موافق نقل انکی مطابق قرآن تمہین جھٹلاتا ہے حدیث تمہین ہراتی ہے عقل تمہین دھکے دیتی ہے پچاس ساٹھ کتابین ہمارے امام نے اپنے دعاوی اور ان کے دلایل مین اردو فارسی عربی مین تصنیف فرمائین۔ اور شایع کین جن مین سے اکثر کی ایک ایک کاپی تمہین بھی اس عاجز نے اتمام حجت کے لیئے بھیجدی جس کو تم نے اور تمہارے دوست مولویون نے مطالعہ کیا ہوگا لیکن تم ایماناً کہو کہ تم نے بھی کبھی بجز چند اک گالیون کے کوئی معقول جواب ان کتب مین سے کسی ایک کا بھی دیا ہمارے امام نے تمام جہان کے علمار کو اشتہار دیا کہ تم مجھ سے مباحثہ کرلو مباہلہ کرلو۔ مقابلہ مین کوئی کرامت دکھاؤ قبولیت دعا کا کوئی نمونہ پیش کرو عربی مین کہین سے قرآن شریف کی تفسیر لکھو اور صاف طور پر پیشگوئی بھی کردی تھی کہ تم تمام مخالف علمار مجھ سے مباحثہ مباہلہ عربی تفسیر نویسی واستجابت دعا وکرامت نمائی مین ہاروگے۔ اور تم سے کچھ بھی نہ ہوسکے گا آجتک تو یہ قول ہمارے امام کا صحیح نکلا اور آیندہ بھی انشاءاللہ تعالےٰ صحیح نکلیگا تم کو قسم ہے خدائے وحدہ لاشریک کی کہ تم اور جو تمہارے حمایتی بھوپال مین ہین ہمارے امام کے مقابلہ پر آؤ جس طرح تم سے ہوسکے زور لگاؤ مگر تم کبھی کامیاب نہین ہونے کے تم مین نہ اسلامی غیرت ہے نہ اسلامی جوش نہ تقویٰ نہ طہارت اصل یہ کہ تمہارے ساتھ خدا نہین اور تمہارا ایمان پورانا ہوگیا اسے گھن کھا گیا ہے تم مین نہ نور ہے نہ اسلامی برکت ہے۔ عورتون کی طرح کوسنا آتا ہے سو تم پانی پی پی کر اور گود پھیلا پھیلا کر کوسو گالیان دو اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کرو عنقریب معلوم ہوجائے کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے مگر فتح مکہ کے بعد جو مسلمان بھی ہوئے تھے ان مین سے اکثر قبیلہ بعد وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مرتد ہوگئے تھے نیک مسلمان اور مقبول وہی تھے جو غربت اسلام کے وقت اسلام لائے اور جنھون نے ابتدا مین رسول اللہ صلعم کی صداقت کو پہچانا صبح صادق کے وقت جس نے معلوم کرلیا کہ اب دن چڑھیگا وہ بصیر بینا ہے اور سورج نکلے جس نے دن چڑھنا منظور کیا وہ بھی کیا نیئیر بین آدمی ہے اور جو اسوقت بھی نہ مانے وہ شیطان ہے۔ اب تم سوچو اور غور کرو کہ ہمارے امام کی نسبت تمہارا فہم اول مرتبہ تو خطا کرچکا ہے دوسری ہی مرتبہ کو غنیمت سمجھو۔

پھر تیسرا مرتبہ ہے جس سے خدا تعالےٰ تم کو بچاوے۔

ثالثاً۔ اور آپکے امام کا جو دعوےٰ ہے کہ مین مسیح کا مثیل ہون تو ابتک کیا اسکا اظہار ہوا کونسی اسلام کی ترقی ہوئی کچھ حدود شرعیہ جاری ہوگین جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے اگر یہ شخص مجدد ہے تو کونسے اللہ تعالےٰ کے حکم جاری کئے قطع طریق زنا سرقہ کیا خلاف باتین روکین۔

اقول۔ گر نہ بیند بروز شب پرہ چشم ÷ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ÷ دین اسلام مین بعد خیر القرون کے ایسے ایسے گندے عقیدے مل جل گئے تھے کہ جس سے اسلام کی ساری شان و شوکت جاتی رہی تھی ہمارے امام نے وہ عقاید باطلہ دور کئے اور کر رہے ہین نئے سرے سے مسلمانون کو مسلمان بنایا اور بنا رہے ہین تمہارے پورانے عقاید کے موافق حضرت عیسےٰ شریک باری اور دجال اننسے بھی دو قدم زیادہ ہے ہمارے امام کے عقیدے کے موافق حضرت عیسےٰ حضرت موسےٰ کے ایک تابع اور پیرو نبی تھے اور ان مین کوئی ایسی صفت نہین تھی جو کسی اور نبی مین نہ ہو اگر کہو کہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے تو جواب یہ ہے کہ حضرت آدم بغیر مان باپ کے پیدا ہوئے اگر کہو کہ وہ مردے زندہ کرتے تھے تو جواب یہ ہے کہ اصلی مردے قبرون سے سوائے خدائے تعالےٰ کے کوئی اٹھا نہین سکتا اور خدائے تعالےٰ بھی قیامت کو اٹھائے گا اسکا بھی دستور نہین کہ کسی کو زندہ کرے اگر کہو کہ وہ مٹی سے جانور بنا کر انہین زندہ کر دیتے تھے تو بالکل غلط ہے پھونک مار کر اڑا دیتے دیتے نہ کہ زندہ کر دیتے تھے یون تو حضرت موسےٰ کا عصا بھی سانپ بنجاتا تھا۔ مگر اصل مین وہ لاٹھی کی لاٹھی تھی اور حضرت عیسےٰ کی مٹی کی چڑیان بھی ذرا پرے جا کر گر پڑتی تہین اور مٹی کی مٹی رہجاتی تہین۔ دوسرے معجزہ کا بھی ایسا ہی حال ہے اکمہ تو ندہ (رات اندھا) والے کو کہتے ہین مولویون نے مادر زاد اندھا غلط ترجمہ کیا ہے اگر یہ کہو کہ حضرت عیسےٰ اور ان کی مان مس شیطان سے پاک تھین اور کل نبیون کو شیطان نے ہاتھ لگایا ہے تو یہ بھی غلط ہے۔ ہاتھ لگانا کیسا ہمارے رسول مقبول کا شیطان تو خود مسلمان ہی ہو گیا تھا۔ اسی طرح دجال اور یاجوج ماجوج دابۃ الارض کو عجیب الخلقت بنا رکھا ہے جس کی حقیقت ہمارے امام نے کھولی ہے ان کی کتابین دیکھو اور ہزار ہا مسایل دینیہ کو تم نے خراب کر رکھا تھا اور قرآن و حدیث کے معنے بہت جگہ سے الٹے پلٹے کر رکھے تھے ہمارے امام نے انہین سہل اور آسان کر دیا اور ایسا عمدہ طرح سے سمجھایا کہ سبحان اللہ کچھ شک و شبہ باقی نہ رہا حکماً عدلاً ہمارے امام کی شان ہے بیرونی دشمنون پادریون اور آریون وغیرہ کو ایسا قایل کیا کہ بول نہین سکتے براہین احمدیہ ایسی لاجواب کتاب لکھی کہ جو بے تعصب ہو کر پڑھے گا وہ لطف اٹھائیگا۔ آج ہمارے امام کے سوا قرآن شریف اور رسول کریم کا کون حامی و مددگار ہے۔ کہنے کو تو سیکڑون مجلسین اور انجمنین نکل پڑی ہین لیکن عملی طور پر کسی نے آج تک کچھ نہین کیا اور تم کر بھی کیا سکتے ہو جبکہ تم خود اپنے عقاید کے رو سے نیم عیسائی ہو۔ حضرت عیسےٰ کو آدھا رتبہ خدا کا تم نے دے رکھا ہے۔ عیسائیون نے پورا دے رکھا ہے۔ تم ان کے مددگار ہو۔ دو ہزار سال سے زندہ تم بھی مانتے ہو آسمان پر جو فرشتون اور روحون کی جگہ ہے تم نے انہین بٹھا رکھا ہے محی تم انہین تسلیم کرتے ہو پرندونکا خالق تم انہین مانتے ہو۔ شافی تم کہتے ہو عالم الغیب تم کہتے ہو ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہو کہ اذن الٰہی سے ان مین یہ خدائی اوصاف تھے پھر ہم سوال کرتے ہین کہ خدا اپنے جیسا خدا بھی بنا سکتا ہے یا نہین اگر یہ اوصاف بندونکے لیے جایز ہین تو محمد رسول اللہ ان سے کیون محروم رہے اور باوجود اسقدر تنزل کے وہ افضل الرسل اور سید ولد آدم کیونکر ہمارے امام نے حضرت عیسیٰ کو آدمی بنایا جنہین تمنے خدا بنا رکھا تھا انہین آسمان سے اتار کر کشمیر جنت نظیر کے نواح سری نگر محلہ خان یار مین سلا دیا۔

عیسائیون پر اسلام کی ایسی حجت پوری کی کہ تمام عیسائی یہانتک کہ لاہور کا بشپ صاحب بھی مقابلہ سے گریز کر گیا اب اگر کوئی پادری قادیان مین آتا ہے تو آکر ادب سے ہمارے امام کا کلام سنتا ہے چون وچرا ہرگز نہین کرتا جنگ مقدس جو امرتسر مین ہوئی تھی جس مین آتھم صاحب کی نسبت ہمارے امام نے پیشگوئی کی تھی وہ دو پہلو سے پوری ہوئی اول بسبب حق کی طرف رجوع کرنے کی میعاد پیشگوئی بڑھ گئی لیکن جب اس نے اظہار حق اور قسم کھانے سے انکار کیا تو بہت جلد اس جہان سے رخصت ہو گیا پنڈت لیکھرام نے ایک اودھم مچا رکھا تھا جب ہمارے امام سے مقابلہ ہوا۔ اور اس نے گستاخی سے پیشگوئی طلب کی تو ہمارے امام نے اس کی درخواست پر پیشگوئی کی کہ چھ سال مین تیرا کام کسی عذاب سے تمام ہوگا آخر ایسا ہی ہوا کہ جیسا الہام مین بتایا گیا تھا کہ عید کے دوسرے دن وہ لاہور مین سر شام مارا گیا اس کا قصہ لاہور مین مشہور ہے۔ سکھو پر بھی ہمارے امام نے حجت پوری کی اور انکے گھر سے انکے گرونانک کا چولا جسپر قرآن شریف کی آیات جابجا تحریر ہین نکال کر انہین دکھا دیا کہ گرو نانک ایک مسلمان تھے جو نماز پڑھا کرتے تھے اور حج بھی دو دفعہ کیا تھا اور مسلمان اولیا کے مقابر کے

نزدیک جالکشیان کیا کرتے تھے جسکا معقول جواب کسی سکھ نے آج تک نہین دیا تمہاری اصل مرضی یہ ہے کہ جہاد کیون نہین کیا جسکو بسبب انگریزون کے خوف کے صاف صاف زبان پر نہین لا سکتے اور اسی مسئلے کے اختلاف کے سبب سے اکثر مولوی ہمارے امام علیہ السلام کے دشمن جان بن گئے ہین بہانہ اور اور کرتے ہین - لیکن خوب سمجھتے ہین کہ اصل باعث کیا ہے نامردی کے سبب سے اظہار نہین کر سکتے مثل مشہور ہے گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل جس طرح کوئی چور رات کو اگر کسی سے پٹ کر آتا ہے تو اپنی مار کا اظہار نہین کر سکتا - بلکہ خفیہ خفیہ علاج کرتا ہے اور کسی اور بہانہ سے اس مارنے والے کو برا بھلا کہتا ہے کیونکہ اگر اصل حقیقت کا اظہار کرے تو پکڑا جاوے ہمارے امام نے جس مسلمان فرقہ احمدیہ کی بنیاد ڈالی ہے اس مین ابتک قریبا نصف لاکھ مخلوق الہی داخل ہو چکی ہے اور ہوتی جاتی ہے اور یہ فرقہ اسلام کی اصل تعلیم سیکھتا جاتا ہے سب سے پہلے تو توبہ نصیب ہوتی ہے پھر نماز کی تعلیم ہوتی ہے پورانی نماز نہین جو تم پڑھا کرتے ہو وہ ٹکرین ہین ہمارے امام نے ایسی نماز سکھائی ہے کہ جس مین غفلت نہین ہوتی سمجھ کر پڑھنے کا حکم ہے اور سوائے قرآن شریف اور ماثورہ دعاؤن کے اپنی بولی مین بھی جا بجا دعا کا حکم فرماتے ہین - ایک آدھ منٹ مین چار رکعت نہین پڑھتے اسی طرح علم کا اس جماعت مین بڑا چرچا ہے یہانتک کہ امام کی صحبت کی برکت سے کم علم لوگ بھی اسقدر واقف ہو گئے ہین کہ مولوی ان سے کنیاتے ہین اور جان چراتے ہین - اور لاجواب ہو جاتے ہین اور حیلہ اور حوالہ کر کے گفتگو کو ٹال دیتے ہین ہماری جماعت مین علی العموم پرہیزگار لوگ ہوتے ہین اور دن بدن تقوے مین ترقی کرتے جاتے ہین صداقت اور راستی اس فرقہ کا شعار ہے اور حقوق عباد اور حقوق سرکار کے لیے ہمارے امام کی بڑی تاکید ہے اور یہ سب تاثیر امام کی بیعت اور ہمارے امام کی صحبت اور تعلیم کی ہے ابھی تم کہتے ہو کہ تمہارے امام نے کیا کیا - عقاید کی اصلاح کی غیر اقوام پر اسلام کی حجت اور تبلیغ پوری کی جو ان کی جماعت مین داخل ہوتا ہے وہ سچا مسلمان بن جاتا ہے رفتہ رفتہ نیک تعلیم دنیا مین پھیلا کرتی ہے انشاء اللہ تعالے وہ زمانہ اب نزدیک ہے کہ بڑا حصہ مسلمانون کا ہمارا ہوگا اور باقی مخالف ذلیل حالت مین رہ جاوینگے جیسے آج کل چوڑھے چمار وغیرہ ذلیل حالت مین ہین جو کسی طرح کا دعوے نہین رکھتے بلکہ خادمون کی طرح ذلیل حالت مین بسر اوقات کرتے ہین رہی یہ بات کہ احکام شرعی قطع ید و سنگسار وغیرہ سزائین کیون نہین جاری کین یہ کام تو بادشاہ خلیفہ کا ہے ہمارے امام آدم - ابراہیم اور عیسے کی طرح خلیفہ ہین - موسے اور داؤد کی طرح نہین جو بادشاہ خلیفہ ہوتا ہے وہ حدود و قصاص جاری کرتا ہے کیا حضرت عیسے نے حدود و قصاص جاری کئے تھے جو ہمارے عیسٰی و مہدی جاری کرین کیا مجدد کے لیے حدود و قصاص کا جاری کرنا شرط ہے اگر شرط ہے تو مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ صاحب تمہارے نزدیک مجدد نہین تھے اور امام شافعی اور امام غزالی بھی مجدد نہین تھے اب چاہو تم جھوٹ بولو لیکن تم اور تمہارا سارا خاندان اور تمہارا کل فرقہ ان لوگون کو مجدد بھی مانتا ہے ظاہر ہے کہ ان لوگون نے حدود و قصاص جاری نہین کئے بلکہ خود قوم سے مغلوب تھے -

اور دل خراش باتین سنتے تھے جیسا تم ہمارے امام کو جھوٹی تہمتین دیتے ہو ویسا ہی اسوقت کے نااہل ان بزرگون کو ستاتے تھے اور ان کی شان مین گستاخیان کرتے تھے ان خلاف شرع باتین تو بہت ہمارے امام نے روکین جسقدر ان کی تابع جماعت ہے کم سے کم زنا - چوری شرک - بدعت - شراب - جوئے فتنہ پردازی - دروغ گوئی وغیرہ امور سے تو ضرور پرہیز کرتی ہے اور بہت لوگ اس سے بھی اعلی درجہ کے ہین جنہین اولیا کہنا بجا ہے وہ تو بہت ہی پاکباز اور نیک دل ہین کہ جنکا ثانی مسلمانون کے کسی فرقہ مین آج کل نہین ہے لیکن خبیث تو ابوبکر صدیق اور علی مرتضی کو بھی آج تک کافر اور بے ایمان ہی کہتے جاتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی کو آپ کی زندگی مین زنا کی تہمت لگائی گئی - جس کا فیصلہ قرآن شریف نے کیا بلکہ مریم صدیقہ کو بھی یہود زانیہ اور عیسے علیہ السلام کو حرامی کہتے تھے جن کا دامن قرآن شریف نے پاک کیا - یہود ابتک باز نہین آتے -

قولک - یہ شخص جو امامت کا دعوے کرتا ہے اور یہ بھی بیان کرتا ہے کہ مین مغل ہون اور مغل ایک شعبہ ترکون کا ہے تو ترکون سے تو اس امت کو فلاح نہین ہوئی بلکہ ترکون کے ہاتھ سے تو امت کی تباہی ہوئی - خلافت عباسیہ انہین کے ہاتھ سے تباہ ہوئی حدیث شریف مین آیا ہے اترکو الترک ما ترکوکم

اقول - مسلمانون کی تباہی ترکون کے ہاتھ سے نہین ہوئی بلکہ خود انہون نے اپنے ہاتھ سے اپنی تباہی کی - جب حزم اور احتیاط کو ترک کر دیا اور غفلت اور عیش مین پڑ گئے تو رفتہ رفتہ کمزوری پیدا ہوتی گئی -

آپ بھی عیش مین پڑ گئے اور اہلکارونکو بھی عیاش بنا دیا اور وزیر جو بڑا معتبر چاہیئے وہ شیعہ مقرر کیا - آخر جب اللہ تعالےٰ کی نظر مین لایق عذاب ٹھیر گئے تو اپنی ہی کرتوتون کا پھل پایا اگر ترک اسی طرح غافل ہوتے اور مسلمان ہوشیار اور چست ہوتے تو یہ بھی ان کی سلطنت لے سکتے تھے حضرت عمرؓ بھی تو خلیفہ تھے انہون نے کسطرح ملک حاصل کیا تھا - اور مکہ معظمہ نے کیونکر ہندوستان لے لیا یہ شکایت عبث ہے اور ترک اسوقت کافر تھے اور تمہارے بزرگ مسلمان پھر کیا قہر ہوا کہ خدا نے کافرون کو فتح دی اللہ تعالےٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے -

لن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا - معلوم ہوتا ہے کہ وہ سچے مسلمان نہین تھے اور خدائی قانون سے باہر ہو گئے تھے بعد فتح کے ترکون اور مغلون نے اسی صدی مین اسلام قبول کر لیا - اور ان کا اسلام اسلام کے حق مین نہایت مفید ہوا چنانچہ ان مین سے بعض نے تو ہندوستان مین اسلام کی سلطنت قایم کی اور کئی سو برس تک اسلام کی پشت و پناہ نہایت عمدگی سے بنے رہے علم کے بڑے قدردان تھے اور علمار کو بڑی بڑی جاگیرین اور عہدے دیتے تھے ہزارہا مساجد تعمیر کرائین مدرسے بنائے جہان بُت خانے تھے وہان مساجد تعمیر اور اللہ اکبر کی ندائین بلند کرانا یہ شیخون کا کام تھا یا مغلون کا ہندوستان مین شیخون کی شیخی مغلون کے ہی دم سے تھی اب تمہاری ساری شیخی کرکری ہو گئی دیکھو آج تک بھی ایک گاؤن مین ایک حصہ زمین پر قبضہ رکھتے ہو جو مغلون کی بخشی ہوئی ہے پھر یہ نمک حرامی استغفر اللہ - بھوپال کی بیگم صاحبہ اگر مغلانی ہوتین تو ایسی باتین دلیری سے

آپ نہ لکھتے یہ ہندوستان کا حال ہے اب عرب کا حال سنئیے کہ ایک عرصہ سے ترکون نے قسطنطنیہ - بیت المقدس مکہ مدینہ پر قبضہ کر رکھا ہے اور وہ ان متبرک مقامات کے محافظ ہین اور وہان کے شرفا و علمار کو بیش بہا تنخواہین دیتے ہین انکے خوف سے کوئی غیر سلطنت ہمارے معابد کیطرف آنکھ اٹھا کر نہین دیکھ سکتی ورنہ قدر عافیت معلوم ہوتی ترکون اور مغلون کے مسلمانون پر بڑے احسان ہین ناشکری نہ کرو ناشکرون سے خدا تعالےٰ بیزار ہے تمہارے نانا دلی سے ہجرت کرکے ترکون ہی کی عملداری مین پناہ لیگئے تھے اور جیسا ترکون کے بزرگ کافر تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیا ایک وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قتل کے لیے نہین آئے تھے اور خالد وغیرہ قریش . . . اور عباس عم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا بدر اور اُحد مین ہمارے رسول مقبول سے نہین لڑے تھے تو عباسیون اور عمریون اور خالد کی اولاد کو گالیان دو - اصل مین تمہین تعصب نے اور ہمارے امام کی دشمنی نے حواس باختہ کر دیا ہے بے سوچے سمجھے جو منہ مین آتا ہے کہہ دیتے ہو حقیقت مین تم معذور ہو -

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد
عیب نماید ہنرش در نظر

قولک - افسوس ہے کہ آپ سید ہو کر انکا اعتقاد رکھو جس قوم سے کہ دین کی بربادی ہوئی اور اب اس شخص کی ذات سے ہو رہی ہے ساری امت کا خلاف آپ کو نہین چاہیئے کہ قریشی سید ہو کر ایسے دھوکے مین آئین -

اقول - افسوس تو تب ہوتا کہ مین قرآن و حدیث کے برخلاف حق کو قبول نکرتا ہمارے امام گو کہ مغل کہلاتے ہین

لیکن یہ فارسی الاصل ہین اور اولاد اسحٰق علیہ السلام سے ہین اور ان کی بعض دادیان سیدانیان بھی تھین تو اس حساب سے اہل بیت سے بھی تعلق ہوا اور دین مین ذات کا کچھ تعلق بھی نہین کسی قوم کا ہو - ہان مامور من اللہ پیچ اور کمینہ نہین ہوتے ورنہ ولی تو ہر مومن بھی ہوتا ہے لیکن ہمارے رسول مقبول کے رشتہ دار جو کافر تھے کیا تمہارے نزدیک مقداد - بلال - ابوہریرہ وغیرہ سے بہتر تھے یا نہین - اب جو ہمارے تمہارے رشتہ دار بد افعال اور متکبر و شریر النفس ہین وہ بمقابل ایک صالح مغل یا پٹھان کے لایق تعظیم ہین ؟ افسوس تم مین ایام جاہلیت کی حمیت باقی ہے یہ تمام انبیا کیا حضرت فاطمہؓ کی اولاد تھے اور تمہارے نزدیک تمام انبیار سید تھے یا نہ تھے - سید تو افعال سے ہوتا ہے نہ کہ فقط ذات سے اور چوہڑے چمار بھی اعمال سے ہوتے ہین نہ فقط قومیت سے - ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم قرآنی حکم ہے مگر تم حافظ ہو کر پھر بھول گئے اور کہ آج کل کے مولوی اس علم پر ناز کرتے ہین اور ساری امت کا خلاف ہم نے نہین کیا بلکہ ہمارے ساتھ خدا رسول اور کل صحابہ و اکابر امت ہین تمہاری مراد امت سے فیج اعوج ہے تو بے شک ہم انکے برخلاف ہین کیونکہ حضرت نے فرمایا ہے لیسوا منی ولست منہم ہمارے امام کی ذات سے اسلام کو اسقدر قوت پہونچی ہے اور پہونچ رہی ہے کہ بعد خیر القرون کے کسی بزرگ سے نہین پہونچی اسلام مین ہمارے امام کے سبب سے جان پڑ گئی - مگر یہودی صفت علمار مر گئے ان کا اور انکے بئس القرین کا ساختہ پرداختہ بالکل برباد ہو گیا - نہ عیسےٰ کی خدائی رہی نہ دجال کی - وہی عیسےٰ کے

آنے پر جو لوٹ کھسوٹ مولویون کو ملنے کی امید تھی وہ سب ہباءً منثوراً ہوگئی تمہاری امیدین مایوسی سے بدل گئین وہ دل خوش کن خیالی پلاؤ افسوس کہ تمہین اب نصیب نہین ہونے کا خاطر جمع رکھو اپنی محنت کی کمائی کے سوا غارت کا مال ہرگز تمہین میسر نہین آنے کا اگر فرض محال لوٹ بھی ہوتی تو مولویون کو اور سست پیرزادون کو کب میسر آسکتی تھی ان سے ہلا تو جاتا نہین لوگ لوٹ کر لیجاتے یہ منہ دیکھتے کے دیکھتے رہ جاتے۔

قولک۔ یہ سب مین نے آپ کی خیرخواہی سے لکھا ہے آپ برا نہ مانئے گا۔

اقول۔ نہین حضرت برا ماننے کی کوئی بات نہین جو فتحیاب قوم ہوتی ہے اس کو لوگ گالیان دیا ہی کرتے ہین آجتک ابوبکرؓ و عمرؓ کو روافض لوگ گالیان دیتے ہین اور علیؓ کو خوارج اور پادری بھی مخلوق الٰہی کو جو ہرطرح کی کوششون سے عیسائی بنا رہے ہین یہ خیرخواہی کا ہی جوش ہے اور شیعہ بھی بڑی جانفشانی کر رہے ہین کہ کوئی سنی شیعہ بنجائے یہ بھی محبت اور خیرخواہی کے باعث کر رہے ہین بلکہ ایک چور بھی اپنی جماعت مین کسی کو شامل کرتا ہے تو اس کی بہتری اپنی دانست مین سمجھتا ہے مین آپ کا اس خیرخواہی کے لیے شکریہ ادا کرتا ہون اور دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالےٰ آپ کو وہ آنکھین عطا کرے کہ جن سے آپ ہمارے امام کو پہچانین اور قبول کرین تاکہ آپ کا انجام بخیر ہو آمین۔

تنبیہ

جو نبی دنیا مین آتے رہے ہین انکی بابت اکثر انکے پہلے نبی اطلاع دیتے رہے ہین لیکن ایک بھی ایسا نبی نہین آیا کہ جسکو آتے ہی لوگون نے بموجب پیشگوئی کے پہچان لیا ہو اصل مین پیشگوئیان بھی ایک قسم کی پہیلیان ہوتی ہین جنکو دینی عقلمند بوجھتے ہین اور بیدین بےعقل باوصف آنے پہنے بتانے کے حیران رہ جاتے ہین انکی سمجھ مین خاک نہین آتا بقول شخصے ولی را ولی می شناسد نیکون کو نیک ہی پہچانتے ہین۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ابوبکرؓ نے فوراً پہچان لیا۔ بلال وغیرہ نے پہچانا مگر مکہ کے بڑے بڑے سردارون نے نہ پہچانا اصل یہود نے جس طرح اصل ابن مریم کو نہین پہچانا تھا یہ مثیل یہود بھی جن سے مراد علما ہین مثیل ابن مریم کو نہین پہچان سکتے اگر انبیاء کو لوگ آتے ہی قبول کر لیتے اور پہچان لیتے تو اللہ تعالےٰ کا یہ قول معاذاللہ غلط ٹھہرتا مایاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزؤن ۔ اولیا انبیاء کے اظلال ہوتے ہین انکو بھی پہچاننا مشکل ہے اسی سبب سے اس امت کے تمام اولیاء نے علما اور جہلا کے ہاتھون سے بڑے بڑے دُکھ اٹھائے سو جن کی آنکھون پر پردے پڑے تھے اور کان بہرے ہوگئے تھے کیا اصل مین اندھے اور بہرے ہوگئے تھے یا قبول حق سے اندھے اور بہرے ہوگئے تھے اللہ تعالےٰ کسی پر ظلم نہین کرتا ظاہری آنکھون اور کانون کے بیکار ہونیکے بھی اسباب ہوتے ہین اسی طرح باطنی آنکھین اور کان بھی سرکشی اور شرارتون کے سبب سے چھینے جاتے ہین اور توبہ اور استغفار سے پھر مل بھی جاتے ہین ظاہری بیماریون کا جس طرح علاج ہو سکتا ہے اور ہزارون بیمار شفا پاتے ہین اسی طرح باطنی بیماریان بھی اچھی ہوسکتی ہین انکا بھی علاج اللہ و رسول نے فرمایا ہے سب سے پہلے تو ہر ایک خیال سے خالی ہوکر اللہ تعالےٰ کیطرف آدمی رجوع کرے اور روزہ رکھے اور سخت بیقراری اور گریہ و زاری سے التجا کرے رات کو دن کو دوپہر کو پانچون نمازون کے رکوع مین سجود مین قومہ مین جلسہ مین آخر کے قعدہ مین ایک مصیبت زدہ کی طرح گڑگڑاوے اور آہ مین بار بار فریاد کرے اور تھکے نہیں ماندہ نہ ہو لگاتار کوشش کئے جاوے اور بس نہ کرے۔ جب تک اللہ تعالےٰ انکشاف حقیقت نہ فرماوے۔ اور کثرت استغفار اور درود رات دن محنت سے کرے انشاءاللہ چالیس روز نہین گذرینگے کہ حقیقت منکشف ہوجاوے گی پہلے سے دل مین یہ تصور کرلینا نہین چاہیئے۔ کہ فلان جھوٹا ہے احکام اسلام کے برخلاف ہے انسان کو یون دعا کرنی چاہیئے اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ اللھم ارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ۔

. . . . اور جو کچھ خدا تعالی کی طرف سے خواب مین یا دیگر دلایل سے معلوم ہو اس کو بلا چون و چرا ماننے کا پہلے سے ارادہ دل مین ٹھان لیوے تعصب بالکل نہ کرے دوم یہ کہ کتابونکو بغور ملاحظہ کرے بیہودہ سمجھکر پھینک نہ دے بار بار کتابون کو پڑھے۔ اور سوچے آخر حق و باطل مین خدا تعالےٰ تمیز پیدا کر دے گا۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ کوشش بغیر کچھ ہوتا نہین ادنے کام بھی بغیر تکلیف کے بہم نہین پہونچتا۔ دین کچھ کھیل نہین ہے شطرنج کی بازی نہین ہے کہ نہ جیتنے سے کچھ فائدہ نہ ہارنے سے کچھ نقصان بلکہ یہان جنت و دوزخ روبرو رکھے ہین ایک جنت کا راستہ ہے دوسرا دوزخ کا جس راستہ پر قدم اٹھاؤگے جہان وہ پہونچے گا وہین تم بھی جاؤگے خواہ تمہارا ارادہ ہو یا نہو چودھوین صدی اچھی آئی کہ بجائے مجدد کے ایک دجال بقول تمہارے پیدا ہوا۔

اور مجدد کو آنے سے اس نے روکدیا خدا اور رسول کی باتین کبھی غلط نہین ہوتین کیا یہ وقت فتنون کا نہین پہلے مجددین کی نسبت تو ہزار گونہ فتنے دنیا مین زیادہ موجود ہین اسوقت تو کوئی بڑا ہی بھاری مجدد درکار ہے (جیسے ہمارے امام ہین جو تمہاری نظر مین معاذ اللہ ایک دجال کا حکم رکھتے ہین) جو ان فتن کا مقابلہ کرے صلیب کا زور ابھی تمہیں محسوس نہین ہوا کہ جسکے توڑنیوالے کی ضرورت محسوس ہو اور خنزیر خصلت شیطان سیرت آدمی آپنے نہیں دیکھے کہ جنکو دلائل کی تلوار سے قتل کرنیوالے کی آمد پر سجدات شکر بجالاؤ اور اس کے ساتھ ہوجاؤ۔ کیا دجالی فتن انتہائی درجہ کو نہیں پہونچے کہ جن کے مٹانے کے لئے مسیح ابن مریم کی ضرورت ہو جو **علامات** اور **نشانات** سے بے خبر ہین وہ دل مرے ہوئے ہین جس طرح ظاہری حواس بعض بیماریون سے بے کار ہوجاتے ہین ایسے ہی باطنی حواس بھی گناہون کی کثرت سے ضائع ہوجاتے ہین اس زمانہ مین لوگ دنیا پر اسقدر مائل ہوگئے ہین کہ دین کا خیال بھی نہین رہا اور جس چیز کا خیال بھی نہ ہو اس سے آدمی بے خبر ہوجاتا ہے اور جس چیز سے بیخبر ہو اُس مین رائے زنی بیہودہ ہے آپ اگر کسی بنئے سے لڑائیون اور سپاہیون کے معاملہ مین پوچھا جاوے تو وہ خاک بتلائے گا۔ اور اگر کچھ بتلائے گا تو غلط بتائے گا۔ آجکل کے ہمارے مولویوں کا بھی یہی حال ہے کہ علم دین سے ایسے ہی بیخبر ہین جیسا کہ شیخ صابن کے بھاؤ سے یا کوئی جاٹ عطر کی قدر و قیمت سے — اول تو عالم رہے ہی نہین مولوی ایک فرضی یا آبائی نام ہے۔ جیسے سرکاری خطاب کہ بعض جولاہوں اور تیلیوں کو بھی بسبب عہدوں کے خان بہادر کا خطاب ملجاتا ہے مگر بیماری ایک قلب کا فعل ہے وہ تو سرکار کسی کو عطا نہیں کر سکتی اور اگر ہزاروں مین سے ایک آدھا ہو بھی تو وہ دنیا پرست ہے تجمل اَسفار لا کا مصداق **ایمان ثریا پر چلا گیا تھا** جسکو ہمارے امام دوبارہ لائے ہین ایک ہی شخص ہے جس سے ایمانی نعمت ملتی ہے بھلا جو اس کا دشمن ہوگا اس کو ایمان کسطرح حاصل ہوسکتا ہے پورانی باتوں کو دماغ سے نکالدو تاکہ تازہ ایمان تمہین حاصل ہو اور اس عارف باللہ اور نائب رسول اللہ کے پاس عجز و انکسار سے حاضر ہو کر دیکھو تا تمہین حقیقت معلوم ہو ورنہ چند روز مین نہ مین رہوں گا نہ تم آخر وہی اللہ کا ایک نام رہیگا مگر مجھے آپسے محبت اور ہمدردی ہے جس لئے پہاڑ پہاڑ کر اور کھول کھول کر تمہیں تنبیہ کرتا ہون

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

دار الامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت امامنا و امام الزمان سلمہ الرحمان خداتعالےٰ کے فضل و کرم سے بہمہ وجوہ توانا و تندرست ہین اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ اور پیغام الہی کی اشاعت مین شب و روز مصروف ہین۔

بعد از مغرب آپ ایک فاضل یہودی کی کتاب سنتے ہین جو اس نے عیسائی مذہب پر لکھی ہے اس کتاب کے فقرہ فقرہ کو سنکر اور علماء سوء کی حالت کو دیکھکر بے اختیار ماننا پڑتا ہے کہ تشابہت قلوبہم۔ بہرحال حضرت حجۃ اللہ کسر صلیب مین مصروف ہین روحانی مردے آپ کے قدموں پر زندہ ہورہے ہین اسلام کی عظمت اور صداقت کا نور پھیل رہا ہے۔

۲۔ حضرت حکیم الامتہ مولنا مولوی نوردین صاحب سلمہ بفضلہ تعالےٰ اب بالکل تندرست ہین گو کسیقدر ضعف اور نقاہت باقی ہے مگر آپکے استقلال اور ہمدردی مخلوق کو دیکھکر تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ یہ ایمانی قوت کے بدون حاصل نہیں ہوسکتا۔ محض اس خیال سے کہ دوسرے بیمارون کو تکلیف نہ ہو آپ باوجود ضعف و ناتوانی ہر روز باہر تشریف لاکر مریضون کو دیکھتے اور ہر ایک کے لئے مناسب دوا تجویز فرماتے ہین۔

۳۔ حضرت مولنا مولوی عبدالکریم صاحب سلمہ یہ خدا کا احسان ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی قلمی خدمت مین دن رات مصروف ہین۔ خداتعالےٰ روح القدس سے انکی تائید فرماوے۔

۴۔ حضرت مولنا مولوی محمد احسن صاحب اس ہفتہ دار الامان واپس تشریف لے آئے۔ امروہہ مین مخالفین کو سخت نیچا دکھایا اور سلسلہ عالیہ کی خوب تبلیغ فرمائی کتاب آیات الرحمن اب جلد طبع ہونی شروع ہوگی۔ انشاء اللہ العزیز۔

۵۔ بیعت کرنیوالوں کے نام کالم بیعت مین درج ہین۔

۶۔ منشی عبدالحق صاحب نومسلم نے اپنا دوسرا رسالہ **دعوت الحق** نمبر ۲ لکھا ہے جو ہمارے مطبع مین جیبی تقطیع پر طبع ہوا ہے کاغذ اعلےٰ درجہ کا لگایا گیا ہے۔ قیمت صرف ۹ پائی علاوہ محصول ڈاک ہے اس رسالہ مین انجیل متی کی حقیقت کھولی گئی ہے یہ رسالہ منشی عبدالحق صاحب یا دفتر الحکم سے ملسکے گا۔

عسلِ مصفّٰی

مولفہ جناب مرزا خدابخش صاحب ابو العطا حضرت اقدس مسیح موعود کی دعاوی کی تصدیق مین اور معترضون کے دندان شکن عقلی و نقلی جوابات کی جامع اور مبسوط ۸ھ۸ صفحہ کی کتاب قادیان مین قاضی ضیاء الدین صاحب مالیرکوٹلہ مین مولوی حکیم محمد زمان صاحب سے ۱۲ قیمت کو علاوہ محصولڈاک ملتی ہے۔

جلد خریدو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

از طرف عائذ باللہ الصمد غلام احمد عافاہ اللہ و اید اخویم محمد علی خان صاحب۔

السلام علیکم و رحمتہ و برکاتہ۔ آپ کا خط پہونچا۔ اس عاجز نے جو بیعت کے لئے لکہا تہا۔ وہ محض آپ کے پہلے خط کے حقیقی جواب مین واجب سمجھکر تحریر ہوا تھا کیونکہ آپ کا پہلا خط اس سوال پر متضمن تھا کہ پر معصیت حالت سے کیونکر رستگاری ہو سو جیسا کہ اللہ جل شانہ نے اس عاجز پر القا کیا تحریر مین آیا اور فی الحقیقت جذبات نفسانیہ سے نجات پانا کسی کے لئے بجز اس صورت کے ممکن نہیں کہ عاشق زار کی طرح خاک پائی محبان الٰہی ہو جائے اور بصدق و ارادت ایسے شخص کے ہاتھ مین ہاتھ دے جسکی روح کو روشنی بخشی گئی ہے تا اس کے چشمہ صافیہ سے اس فرد ماندہ کو زندگی کا پانی پہونچے اور اس تر و تازہ درخت کی ایک شاخ ہو کر اس کے موافق پہل لا دے غرض آپنے اپنے پہلے خط مین نہایت انکسار اور تواضع سے اپنے روحانی علاج کی درخواست کی تھی۔ سو آپ کو وہ علاج بتلایا گیا تھا جس کو سعید آدمی بصد شکر قبول کریگا مگر معلوم ہوتا ہے کہ ابھی آپ کا وقت نہیں آیا معلوم نہین کہ ابھی کیا کیا دیکہنا ہے اور کیا کیا ابتلا در پیش ہے اور یہ جو آپ نے لکہا ہے کہ مین شیعہ ہون اس لئے مین بیعت نہین کر سکتا سو آپ کو اگر صحبت فقراء کاملین میسر ہو تو آپ خود ہی سمجھ لین کہ شیعون کا یہ عقیدہ کہ ولایت اور امامت بارہ امامون پر ختم ہو چکی ہے اور اب خدا تعالےٰ کی یہ نعمت آگے نہیں ہے بلکہ پیچھے رہ گئی ہے کیسا لغو اور حقانیت سے دور ہے اگر خدا کریم و رحیم کو یہی منظور تھا کہ ولایت اور امامت بارہ شخصوں پر محدود ہو کر آئندہ قرب الٰہی کے دروازہ پر مہر لگ جائے تو پھر اس صورت میں تمام تعلیم اسلام عبث ٹھیرتی ہے اور اسلام ایک ایسا مکروہ ویرانہ اور سنسان ماننا پڑتا ہے جس مین کسی نوع کی برکت کا نام و نشان نہین اور اگر یہی سچ ہے کہ خدا تعالیٰ تمام برکتوں اور امامتوں اور ولائیتوں پر مہر لگا چکا ہے اور آئندہ بکلی وہ راہین بند ہین تو خدا تعالے کے سچے طالبوں کے لئے اس سے بڑہ کر کوئی دل توڑنے والا واقعہ نہ ہوگا گویا وہ جیتے ہی مر گئے اور ان کے ہاتھ مین بجز چند خشک قصوں کے اور کوئی مغز اور بات نہین اور اگر شیعہ لوگ اس عقیدہ کو سچ مانتے ہین۔ تو پھر کیوں پنجوقت نماز مین یہ دعا پڑہتے ہین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کیونکہ اس دعا کے تو یہی معنی ہین کہ اے خدا قادر ہمکو وہ راہ اپنے قرب کا عنایت کر جو تو نے نبیون اور امامون اور صدیقون اور شہیدون کو عنایت کیا تھا پس یہ آیت صاف بتلاتی ہے کہ کمالات امامت کا راہ ہمیشہ کے لئے کہلا ہے اور ایسا ہی ہونا چاہیے تھا اس عاجز نے اسی راہ کے اظہار ثبوت کے لئے بیس ہزار اشتہار مختلف دیار و امصار مین بہیجا ہے۔ اگر یہ برکت نہین تو پھر اسلام میں فضیلت ہی کیا ہے یہ تو سچ ہے کہ اکثر امام کامل اور بزرگ اور سید القوم تھے۔ مگر یہ ہرگز سچ نہین کہ کمالات مین ان کے برابر ہونا ممکن نہین۔ خدا تعالے کے دونوں ہاتھ رحمت اور قدرت کے ہمیشہ کہلے ہین اور کہلے رہینگے۔ اور جسدن اسلام مین یہ برکتین نہیں ہونگی اسدن قیامت آجائے گی خدا تعالے ہر ایک کو راہ راست کی ہدایت بخشے پورانا عقیدہ ایسا موثر ہوتا ہے کہ بجائے دلیل مانا جاتا ہے اور اس سے کوئی انسان بجز فضل خداوند تعالے نجات نہین پا سکتا ایک آدمی آپ لوگون مین اس مدعا کے ثابت کرنے کے لئے موجود ہے کیا آپ لوگون مین سے کسی کو خیال آتا ہے کہ اس کی آزمایش کرے۔

کتاب براہین احمدیہ کا ایک حصہ پنجم طبع نہیں ہوا امید ہے کہ خدا تعالے کے فضل سے جلد سامان طبع کا پیدا ہو جائے صرف کتاب کے چند نسخے باقی ہین اور قیمت بطور پیشگی لی جاتی ہے اور بعد تکمیل طبع باقی حصے انہیں کو ملین گے جو اول خریدار ہو چکے ہین۔ قیمت کتاب سو روپیہ سے پچیس 25 روپیہ تک حسب مقدرت ہے یعنی جس کو سو روپیہ کی توفیق ہے وہ سو روپیہ ادا کرے اور جسکو کم توفیق ہے وہ کم مگر بہر حال پچیس 25 روپیہ سے کم نہ ہو اور نادار کو مفت للہ ملتی ہے آپ جس صیغہ مین چاہین لے سکتے ہین اور چاہین تو مفت بہیجی جائے۔ والسلام۔

احقر العباد مرزا غلام احمد

مکتوبات حکیم الامت

ذیل مین جو خط درج کیا جاتا ہے اس سے مولانا ممدوح کی اس محبت کا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک کلام سے آپ کو ہے پتہ ملتا ہے۔ ان خطوط پر ہم بعد مین انشاء اللہ ایک ریویو کرینگے۔ ایڈیٹر

قربانت شوم و بلاگردانت

میرے پیارے سے پیارے نہایت ہی پیارے محب صمیم و با وفا حفظک اللہ و سلم۔ موجب سرور و فرحت نامہ مورخہ ۹ ۲ جون ۹۸ جولائی کو پہونچا۔ جزاک اللہ۔ اسے وقت تو خوش کردیا خوش کر دی۔ پیارے مین تمہارے ان ہاتھون کو چوم لون جن ہاتھون نے تحفہ حدیث کی کتاب کے واسطے تاکید کی یا اس قلم کو جس قلم سے لکہا تم تمہارا دل و دست آپ کی پیاری اور نہایت عمدہ فرمایش کو بہولنے والا نہیں تھا الا اس قسم کی کتابین میرے لخت جگر ثلج کبد بخیر ہو ہی کے نہیں ملسکتین اور مین اسوقت سرینگر ملک کشمیر مین ہوں جہاں نام و نشان ان کتابوں کا نہیں۔ آپ تسلی فرماوین انشاء اللہ تعالے آپکو جلد تر پہونچا دونگا۔ قلمدان یا ٹوپی جس قسم کا مطلوب ہو اس سے اطلاع بخشین زیادہ شوق دیدار

کلماتِ طیّبات امام الزمان سلّمہ الرحمٰن

روئیداد جلسۂ ایام کرسمس

حضرت اقدس حجۃ اللہ علے الارض مسیح موعود دام اللہ فیوضہم نے ۲۰ دسمبر ۱۹۰۱ء کو بعد نماز عصر مندرجہ ذیل تقریر مسجد اقصیٰ میں بیان فرمائی۔

(ایڈیٹر)

سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہیئے اور پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو۔ کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا معاملہ ہے۔ اس مین غفلت سستی۔ اور عدم توجہ بہت برے نتیجے پیدا کرتی ہے جو لوگ ایمان مین غفلت سے کام لیتے ہین اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جاوے تو غور سے اس کو نہین سنتے ہین۔ ان کو بولنے والے کے بیانسے خواہ وہ کیسا ہی اعلے درجہ کا مفید اور موثر کیون نہ ہو کچھ بھی فایدہ نہین ہوتا ایسے ہی لوگ ہوتے ہین جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ کان رکھتے ہین مگر سنتے نہین دل رکھتے ہین پر سمجھتے نہین۔ پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اسے توجہ اور بڑی غور سے سنو۔ کیونکہ جو توجہ سے نہین سنتا ہے وہ خواہ عرصہ دراز تک فایدہ رسان وجود کی صحبت مین رہے اسے کچھ بھی فایدہ نہین پہونچ سکتا۔

جب خدا تعالےٰ انبیاء علیہم السلام کو دنیا مین مامور کر کے بھیجتا ہے تو اس وقت دو قسم کے لوگ ہوتے ہین ایک وہ جو ان کی باتون پر توجہ کرتے اور کان دھرتے ہین اور جو کچھ وہ کہتے ہین اسے پورے غور سے سنتے ہین یہ فریق وہ ہوتا ہے جو فایدہ اٹھاتا ہے اور سچی نیکی اور اس کے برکات و ثمرات کو پالیتا ہے۔ دوسرا فریق وہ ہوتا ہے جو ان کی باتون کو توجہ اور غور سے سننا تو ایک طرف رہا ان پر ہنسی کرتے اور ان کو دکھ دینے کے لیے منصوبے سوچتے اور کوششین کرتے ہین۔

ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب مبعوث ہوئے تو اس وقت بھی اسی قاعدہ کے موافق دو فریق تھے ایک وہ جس نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی باتون کو سنا اور پورے غور سے سنا اور پھر آپ کی باتون سے ایسے متاثر ہوئے اور آپ پر ایسے فدا ہوئے کہ والدین اور اولاد احبا اور اعزہ غرض دنیا مین جو چیز انہین عزیز ترین ہو سکتی تھی آپکے وجود کو مقدم کر لیا۔ اچھے بھلے آرام سے بیٹھے تھے۔ برادری کے تعلقات اور احباب کے تعلقات سے اپنے خیال کے موافق لطف اٹھا رہے تھے مگر اس پاک وجود کے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہی وہ سارے رشتہ اور تعلق ان کو چھوڑنے پڑے اور ان سے الگ ہونے مین انہون نے ذرا بھی تکلیف محسوس نہ کی بلکہ راحت اور خوشی۔ بھی اب غور کرنا چاہیئے۔ کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ کیا چیز تھی؟ جن سے ان لوگون کو اپنا ایسا گرویدہ بنا لیا کہ وہ اپنی جانین دینے کے لیے طیار ہو گئے اپنے تمام دنیوی مفاد اور منافع اور تمام قومی اور ملکی تعلقات کو قطع کرنے کے لیے آمادہ ہوئے نہ صرف آمادہ بلکہ انہون نے قطع کر کے اور اپنی جانون کو دیکر دکھا دیا کہ وہ آپ کے ساتھ کس خلوص اور ارادت سے ہوئے تھے۔ بظاہر آپ کے پاس کوئی مال و دولت نہ تھا جو ایک دنیا دار انسان کے لیے تحریص اور ترغیب کا موجب ہو سکے۔ خود آپ نے ہی یتیمی مین پرورش پائی تھی تو وہ اورون کو کیا دکھا سکتے تھے۔

مین کہتا ہون کہ بے شک آپ کے پاس کوئی مال و دولت اور دنیوی تحریص و ترغیب کا ذریعہ نہ تھا۔ اور ہرگز نہ تھا۔ لیکن آپکے پاس دو زبردست چیزین جو حقیقی اور اصلی موثر اور جاذب ہین تھین وہی انہون نے پیش کین۔ اور انہون نے ہی دنیا کو آپ کی طرف کھینچا۔ وہ تھین

حق اور کشش

یہ دو چیزین ہی ہوتی ہین جن کو انبیاء علیہم السلام لیکر آتے ہین۔ جبتک یہ دونون موجود نہ ہون انسان کسی ایک سے فایدہ نہین اٹھا سکتا اور نہ پہونچا سکتا ہے۔ حق ہو کشش نہ ہو کیا حاصل؟ کشش ہو لیکن حق نہ ہو اس سے کیا فایدہ؟ بہت سے لوگ ایسے دیکھے گئے ہین اور دنیا مین موجود ہین کہ ان کی زبان پر حق ہوتا ہے مگر دیکھا گیا ہے کہ وہ حق مفید اور موثر ثابت نہین ہوتا کیون؟ وہ حق صرف ان کی زبان پر ہے اور دل اس سے آشنا نہین اور وہ کشش۔ جو دل کی قبولیت کے بعد پیدا ہوتی ہے اسکے پاس نہین ہے اس لیے وہ جو کچھ کہتا ہے جس اوپرے دل سے کہتا ہے اسی طرح پر اس کا اثر ہوتا ہے۔

سچی کشش۔ حقیقی جذب اور واقعی تاثیر اس وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب اس حق کو جسے وہ بیان کرتا ہے نہ صرف آپ قبول کرے بلکہ اس پر عمل کر کے اس کے چمکتے ہوئے نتائج اور خواص کو اپنے اندر رکھتا ہو جب تک انسان خود سچا ایمان ان امور پر جو وہ بیان کرتا ہے نہین رکھتا اور سچے ایمان کے اثر یعنے اعمال سے نہین دکھاتا وہ ہرگز ہرگز موثر اور مفید نہین ہوتے وہ باتین صرف بدبودار ہونٹون سے نکلتی ہین جو دوسرون کے کان تک پہونچنے مین اور بھی بدبودار ہو جاتی ہین بلکہ مین یہ کہتا ہون کہ یہ ظالم و سفاک حق کا یون بھی خون کرتے ہین کہ چونکہ اس کے برکات اور درخشان ثمرات تکے

ساتھ نہین ہوتے اس لیے سننے والے محض خیالی اور فرضی باتین سمجھ کر ان کی پروا بھی نہین کرتے اور یون دوسرون کو محروم کر دیتے ہین۔

غرض یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ وہ شخص جو دنیا کی اصلاح اور بہتری کا مدعی ہے جب تک اپنے ساتھ حق اور کشش نہ رکھتا ہو کچھ فاید نہین پہونچا سکتا۔ اور وہ لوگ جو توجہ اور غور سے اس کی بات کو نہین سنتے وہ ان سے بھی فایدہ نہین اٹھا سکتا جو کشش اور حق بھی رکھتے ہون۔

جیسا کہ خدا تعالٰے کا قانون قدرت ہے کہ رات کے بعد دن اور دن کے بعد رات آتی ہے اور اس قانون قدرت مین کوئی تبدیلی واقع نہین ہوتی اسی طرح دنیا پر اس قسم کے زمانے آتے رہتے ہیں کہ کبھی روحانی طور پر رات ہوتی ہے اور کبھی طلوع آفتاب ہو کر نیا دن چڑھتا ہے چنانچہ پچھلا ایک ہزار جو گذرا ہے روحانی طور پر ایک تاریک رات تھی۔ جس کا نام نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فیج اعوج رکھا ہے خدا تعالٰے کا یہ ایک دن ہے جیسا کہ فرماتا ہے۔

ان یوماً عند ربک کالف سنۃ مما تعدون

اس ہزار سال مین دنیا پر ایک خطرناک ظلمت کی چادر چھائی ہوئی تھی جس مین ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کو ایک ناپاک کیچڑ مین ڈالنے کے لیئے پوری تدبیرون اور مکاریون اور حیلہ جوئیون سے کام لیا گیا ہے اور خود ان لوگون مین ہر قسم کے شرک اور بدعات ہو گئے جو مسلمان کہلاتے تھے مگر اس گروہ کی نسبت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لیسوا منی ولست منہم

یعنے نہ وہ مجھسے ہین اور نہ مین اُنسے ہون

غرض جیسا کہ خدا تعالٰے نے فرمایا یہ ہزار سالہ رات تھی جو گذر گئی اب خدا تعالٰے نے تقاضا فرمایا کہ دنیا کو روشنی سے حصّہ دے اس شخص کو جو حصّہ لے سکے کیونکہ ہر ایک اس قابل نہین ہے کہ اس سے حصّہ لے۔

چنانچہ اس نے مجھے اِس صدی پر مامور کر کے بھیجا ہے تا کہ مین اسلام کو زندہ کرون۔

جب ہم یہ دیکھتے ہین کہ حضرت موسےٰ علیہ السّلام پورے طور پر اور اصلی معنون مین کامیاب نہ ہو سکے کیونکہ وہ بہتون کو مخلص نہ بنا سکے ذرا سی غیر حاضری مین قوم بگڑ گئی با وجودیکہ ہارون ابھی ان مین موجود تھے اور قوم نے گوسالہ پرستی اختیار کی اور ساری عمر قسم قسم کے شکوک و شبہات پیش کرتے رہے کبھی بھی انشراح قلب کے ساتھ ساری قوم باوجود بہت سے نشانون کے دیکھنے کے مخلص نہ ہو سکی۔ اور ایسے ہی حضرت عیسٰے علیہ السلام ناکام رہے یہانتک کہ حواری بھی جیسا کہ انجیل مین لکھا ہے بگڑ گئے اور بعض مرتد ہو کر لعنتین کرنے لگے۔ فقیہہ اور فریسی جو موسےٰ کی گدی پر بیٹھنے والے تھے ان کو نصیب نہ ہوا کہ اس آسمانی نور سے حصّہ لیتے اور ان سچائی کی باتون کو جو حضرت مسیح علیہ السلام لیکر آئے تھے قبول کرتے اور توجہ سے سنتے۔ اگرچہ کہا جائے گا کہ ان کو بہت سی مشکلات پیش آئین جو مسیح کی علامتون اور نشانات کے متعلق پیشگوئیون کے رنگ مین تھین لیکن اگر توجہ کرتے اور رشید ہوتے اور انکو قوت حاسہ ملی ہوتی تو ضرور فاید اٹھا لیتے اور زور دیگر مشکلات سے نکل جاتے۔ ان امور اور واقعات پر نگاہ کرنے سے طبعًا یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیون ہوتا ہے؟ اس کا مختصر جواب یہی ہے کہ انسان اپنے ہی حربہ سے ہلاک ہوتا ہے۔

جو لوگ توجہ نہین کرتے اور اس کے وجود کو بے سود اور فضول قرار دیتے ہین اور اس کی پاکیزہ باتون پر کوئی غور نہین کرتے اس کا لازمی نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ وہ محروم رہ جاتے ہین جیسا مین نے شروع مین کہا تھا کہ توجہ اور غور سے سننا چاہیئے اور جو لوگ توجہ اور غور سے نہین سنتے وہ ایسے ہی لوگ ہوتے ہین جو کان رکھتے ہوئے نہین سنتے۔ اسی طرح پر مین اب یون کہتا ہون کہ یہی وہ لوگ ہوتے ہین جن کے دلون پر قفل لگے ہوئے ہوتے ہین۔ اور جن کے کانون اور آنکھون پر پردے ہوتے ہین اس لیے وہ خدا تعالٰے کے مامورون اور مرسلون کی باتون پر ہنسی کرتے ہین اور ان سے فایدہ نہ اٹھا کر محروم ہو جاتے ہین اور آخر عذاب الٰہی مین گرفتار ہو جاتے ہین لیکن جو حسن ظن سے کام لیکر صبر اور استقلال کے ساتھ اس کی باتون کو متوجہ ہو کر سنتے ہین وہ فائدہ اٹھا لیتے ہین۔ آخر سچائی کی چمک خود ان کے دل کو روشن کر دیتی ہے۔ ان کی آنکھین کھل جاتی ہین اور ان کے کانون مین نئی سننے کی قوت پیدا ہوتی ہے۔ دل فکر کرتا ہے۔ اور عمل کا رنگ پیدا کر دیتا ہے۔ جس سے وہ سکھ پاتے ہین۔

دنیا ہی مین ہم دیکھتے ہین کہ جب انسان کو نیکی اور بھلائی کا موقع ملے۔ اور وہ اس کو کھو دے تو اس موقع کے ضایع کرنے سے اسکو ہم و غم ہوتا ہے اور ایک درد محسوس کرتا ہے اس طرح پر جنہون نے انبیاء علیہم السلام کا زمانہ پایا اور اس موقع کو کھو دیا وہ عذاب الٰہی مین گرفتار ہین مگر افسوس یہ ہے کہ اہل دنیا اس سے بے خبر ہین اگر اہل دنیا کو مُردون کے حالات پر اطلاع ہو سکتی اور مردے دنیا مین دوبارہ آ کر اپنے حالات سنا سکتے تو سب کے سب فرشتون

کی سی بسر کرنے والے ہوتے اور دنیا مین گناہ پر موت طاری ہو جاتی لیکن خدا تعالےٰ نے ایسا نہین چاہا اور اس معاملہ کو پردہ اور خفا مین رکھا ہے تاکہ نیکی کا اجر اور ثواب ضایع نہ ہو جاوے۔

دیکھو اگر امتحان سے پہلے سوالات کو شایع کر دیا جاوے تو ان کے جوابات مین لیاقت کیا معلوم ہو سکتی ہے؟ اسی طرح پر خدا تعالےٰ نے جو مواخذہ کا طریق رکھا ہے اس کو افراط تفریط سے بچا کر رکھا ہے اگر اللہ تعالےٰ سارے پردے کھول دیتا ... اور کوئی امر مخفی اور پوشیدہ نہ ہوتا اور مُردے آ آکر کہدیتے کہ جنت و نار سب حق ہین تو بتاؤ کہ کیا کوئی دہریہ اور بت پرست رہ سکتا تھا؟ مثلاً اگر یہان ہی کے دو چار مردے آکر حقیقت بتا دین اور اپنے پوتون اور عزیزون کو بتائین تو کوئی روگردان رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہین۔ اللہ تعالےٰ نے ایسا نہین چاہا۔ اب اگر کوئی آفتاب پر ایمان لاوے کہ یہ ہے اور روشنی دیتا ہے تو بتاؤ اس ایمان کا کوئی ثواب اسے ملسکتا ہے؟ کچھ بھی نہین اسی طرح پر اللہ تعالیٰ نے ایمان کی قدر و قیمت اور نیکی کی جزا کے لیے یہ پسند فرمایا ہے کہ کچھ خفا بھی ہو۔ دانشمند آدمی سعادت پاتا ہے۔ بیوقوف اس سے محروم رہ جاتا ہے اور پھر کوئی ایمانی امر ایسا نہین ہے جس مین حقیقت اور فلسفہ نہو اس خفا مین عظیم الشان فلسفہ ہے جیسا کہ مین نے ابھی کہا ہے کہ اگر ایسا انکشاف ہوتا کہ کوئی چیز مخفی نہ رہ جاتی۔ معاد کا حال خدا کی رضا کا پتا معلوم ہو جاتا تو نیکی نیکی نہ رہتی اور نہ اس کی کوئی قدر ہوتی۔ مشہود محسوس چیزون پر ایمان لانے سے کوئی ثواب نہین مل سکتا۔ مسجد پر یا درخت یا آفتاب پر ایمان لانے والا اور ان کے وجود کا اعتراف کرنے والا کسی جزا کا مستحق نہین ہے لیکن جو مخفی کو معلوم کرکے ایمان لاتا ہے وہ بے شک قابل تعریف فضل کا کرنے والا ٹھیرتا ہے اور مدح اور تعریف کا مستحق ٹھیرتا ہے۔ جب بالکل انکشاف ہو گیا پھر کیا؟ اسی طرح پر اگر کوئی ۲۹ دن کے ہلال کو دیکھتا ہے تو بیشک اس کی نظر قابل تعریف ہو گی لیکن اگر کوئی چودہ دن کے بعد جب کہ بدر ہو گیا ہے اور عالمتاب روشنی نظر آتی ہے لوگون کو کہے کہ آؤ مین تمہین چاند دکھاؤن مین نے دیکھ لیا ہے تو وہ مسخرا اور فضول گو ٹھیرایا جاوے گا۔

غرض قابلیت فراست سے ظاہر ہوتی ہے خدا نے کچھ چھپایا ہے اور کچھ ظاہر کیا ہے اگر بالکل ظاہر کرتا تو ایمان کا ثواب جاتا رہتا اور اگر بالکل چھپاتا تو سارے مذاہب تاریکی مین دبے رہتے اور کوئی بات قابل اطمینان نہ ہو سکتی اور آج کوئی مذہب والا دوسرے کو نہ کہہ سکتا کہ تو غلطی پر ہے اور مواخذہ کا اصول قایم رہ سکتا تھا کیونکہ یہ تکلیف مالایطاق تھی۔ مگر خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے

لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا

پس خدا کا فضل ہے کہ ہلکا سا امتحان رکھا ہوا ہے جس مین بہت مشکلات نہین باوجودیکہ وہ عالم ایسا ادق ہے کہ جو جاتا ہے پھر واپس نہین آتا۔ پھر بھی خدا تعالےٰ نے انوار و برکات کا ایک سلسلہ رکھا ہے جس سے اس دنیا ہی مین پتہ لگ جاتا ہے اور وہ مخفی امور متحقق ہو جاتے ہین۔

آج کل کے فلاسفرون نے مردے کے واپس آنے کی بہت تحقیقات کی ہے امریکہ مین ایک شخص کو مار کر دیکھا کہ شعور رہتا ہے یا نہین (باقی آیندہ)

ملفوظات احمدیہ

(ڈائری کا اقتباس)

۱۵ - جنوری سنہ ۱۹۰۲ء (شب) طاعون کی خبرین سن کر فرمایا۔ یہ خدا کیطرف سے کسقدر تنبیہ ہے اگر اب بھی دل بیدار نہ ہون اور اب بھی خدا سے صلح کا عہد باندھنے کے لیے مستعد نہون تو کیسی بدقسمتی ہے۔ افسوس ہے کہ لوگ اب بھی خدا تعالےٰ کیطرف توجہ نہین کرتے اور فسق و فجور اور شوخیون سے باز نہین آتے۔ اگر کسی کے اولاد اور عزیزون پر آفت آجاوے تو ساری باتین رہ جائین پھر کس شیخی اور بھروسہ پر انسان خدا سے اس قدر سرکشی کرتا ہے؟ وہ اس کی حکومت سے کہین بھاگ کر نہین جا سکتا۔ جب یہ حال ہے تو سب سے بہتر اور محفوظ طریق عذاب الٰہی سے بچنے کا تو خود اس کی ہی پناہ مین آنا ہے وہ احمق ہے جو خدا کے حدود کو توڑ کر نکلتا ہے اس لیئے کہ امان پاوے۔ وہ مصیبت کو بلاتا ہے اور عذاب کو جذب کرتا ہے اب وقت ہے کہ مسلمان اپنے ایمان اور توبہ کی تجدید کرین۔ یہ وقت آیا ہے کہ خدا اپنا وجود دکھانا چاہتا ہے اور اپنی ہستی کو منوانا چاہتا ہے۔"

ایمان باللہ کے تین ذریعے

اللہ تعالےٰ پر ایمان لانے اور اسکو مستحکم اور مضبوط کرنے کی تین صورتین ہین اور خدا تعالےٰ نے وہ تینون ہی سورۃ فاتحہ مین بیان کر دی ہین۔

اول۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے حسن کو دکھایا ہے جب کہ جمیع محامد کے ساتھ اپنے آپ کو متصف کیا ہے یہ قاعدہ کی بات ہے کہ خوبی بجائے خود دلکو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے خوبی مین ایک مقناطیسی جذب ہے جو دلونکو کھینچتی ہے۔ جیسے موتی کی آب۔ گھوڑے کی خوبصورتی۔ لباس کی چمک دمک غرض یہ حسن بھوتون پیتون۔ پتھرون۔ حیوانات۔ نباتات۔

جمادات کسی چیز مین ہو اسکا خاصہ ہے کو بے اختیار دل کو کھینچتا ہے پس خدا تعالٰے نے پہلا مرحلہ اپنی خدائی منوانے کا حسن کا رکھا ہے جب الحمد للہ فرمایا کہ جمیع اقسام حمد و ستایش اسی کے لیے سزاوار ہین۔ پھر دوسرا درجہ احسان کا ہوتا ہے انسان جیسے حسن پر مایل ہوتا ہے ویسے ہی احسان پر بھی مایل ہوتا ہے اس لیے پھر اللہ تعالٰے نے رب العالمین - الرحمن - الرحیم مالک یوم الدین صفات کو بیان کر کے اپنے احسان کی طرف توجہ دلائی لیکن اگر انسان کا مادہ ایسا ہی خراب ہو اور وہ حسن اور احسان سے بھی سمجھ نہ سکے تو پھر تیسرا ذریعہ سورۃ فاتحہ مین غیر المغضوب کہہ کر تنبیہ کیا ہے اعلےٰ درجہ کے لوگ تو حسن سے فایدہ اٹھاتے اور جو ان سے کم درجہ پر ہون وہ احسان سے فایدہ اٹھا لیتے ہین لیکن جو ایسے ہی پلید طبع ہون انکو اپنے جلال اور غضب سے متوجہ کیا ہے یہودیون کو مغضوب کہا ہے۔ اور ان پر طاعون ہی پڑی تھی۔ خدا تعالٰے نے سورۃ فاتحہ مین یہودیون کی راہ اختیار کرنے سے منع فرمایا۔ یا یون کہو کہ طاعون کے عذاب شدید سے ڈرایا ہے۔ شیطان بیباک انسان پر ایسا سوار ہے کہ وہ سن لیتے ہین مگر عمل نہین کرتے۔ اصل یہ ہے کہ جب تک جذبات اور شہوات پر ایک موت وارد ہو کر انہین بالکل سرد نہ کر دے خدا تعالٰے پر ایمان لانا مشکل ہے۔ اب تو غضب الٰہی کے نمونے خطرناک ہین۔ ابھی تین مہینے باقی ہین خدا جانے کیا ہونے والا ہے

مسیح موعود اور مخالف

مخالفون کی خطرناک فحش تحریرون پر فرمایا کہ ہمارے اور انکے دل اللہ تعالٰے ہی کے ہاتھ مین ہین۔ خدا تعالٰے نیتون کو خوب جانتا ہے اور ان افعال کو جو ہم کر رہے ہین دیکھتا ہے وہ خود فیصلہ کر دے گا۔ اور سچائی پر اپنی مہر کر دے گا۔

ہم کو تو یہ تعجب آتا ہے کہ اگر یہ لوگ تقوےٰ اور خدا ترسی سے کام لیتے تو خوف کے محل اور مقام سے ڈر جاتے اور مخالفت مین اس قدر زبان درازی نہ کرتے۔

وہ دیکھتے کہ کیا وہ وقت نہین آیا کہ مسیح موعود نازل ہو؟ کیا صلیب کا غلبہ نہین؟ کیا اسلام کی توہین اور تضحیک نہین کی جاتی؟ وہ دیکھتے کہ صدی مین سے انیس سال گذر گئے اور کوئی مدعی کھڑا نہ ہوا جو درماندہ اسلام کی حمایت کے لیے میدان مین آتا؟

پھر ضرورت اور وقت ہی پر اپنی نگاہ محدود نہ رکھتے اگر وہ غور کرتے تو ان کو معلوم ہوتا کہ آسمان نے صاف شہادت دیدی اور کسوف خسوف ظاہر ہو گیا جو عظیم الشان نشان مقرر ہو چکا تھا۔ تائیدی نشانون کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے وہ اسے دیکھتے اور سلسلہ کی ترقیات پر غور کرتے اور سوچتے کہ کیا مفتری اسی طرح ترقی کیا کرتے ہین؟

ان سب امور پر یکجائی نظر کے بعد تقوےٰ کا تقاضا تو یہ تھا کہ اس قدر بیّن شواہد کے ہوتے ہوئے بھی اگر ان کی نگاہ تاریک تھی تو وہ خاموش ہو جاتے اور صبر سے انتظار کرتے کہ انجام کیا ہوتا ہے؟ مگر یہان تو شور عظیم میری مخالفت مین برپا کیا گیا اور گندی گالیان دی گئین جن کی نظیر پہلے مخالفوں مین بھی پائی نہین جاتی۔

حجج الکرامہ مین نواب صدیق حسن خان نے لکھا ہے کہ آیات پوری ہو گئی ہین اور پھر اپنی اولاد کو سلام کی وصیت کرتا ہے مگر مین کہتا ہون کہ اگر وہ زندہ ہوتے تو خود بھی ان مخالفت کرنے والون ہی کے ہمراہ ہوتے یہ لوگ کب ماننے والے ہوتے ہین جب تک وہی نظارہ آنکھون سے نہ دیکھ لین جو خیالی طور پر دل مین فرض کر رکھا ہے۔

یہ لوگ جو کچھ ان سے بن پڑتا ہے میری مخالفت مین کرین مجھے ذرا بھی پروا نہین کیونکہ یہ میرا مقابلہ نہین یہ تو خدا سے مقابلہ کیا جاتا ہے اگر میری اپنی مرضی پر ہوتا تو مین تخلیہ کو بہت پسند کرتا تھا مگر مین کیا کر سکتا تھا جبکہ خدا تعالٰے نے ہی ایسا پسند کیا یہ مقابلہ کرین مگر دیکھ لین گے کہ خدا کے ساتھ کوئی جنگ نہین کر سکتا وہ ایک طرفۃ العین مین سالہا سال کی کارروائی کو ملیا میٹ کر دیتا ہے۔ اس لیے ہمین خوشی ہے اور ان کی مخالفت سے ذرا بھی رنج نہین ہوتا کیونکہ ہمارا خدا ایسا خدا ہے جو ساری خوبیون سے متصف ہے جیسا کہ الحمد للہ مین ہم کو پہلے ہی بتایا گیا ہے پھر خدا داری چہ غم داری ہمین ان کی مخالفت کا کیا فکر؟؟؟

ہم کیون بے حوصلہ ہون؟ کیا معلوم ہے کہ اس نے اس مخالفت کے طوفان کے انجام مین کیا مقدر رکھا ہے؟؟؟

یہ جو خدا تعالٰے نے فرمایا ہے واستفتحوا وخاب کل جبار عنید۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب انبیاء اور رسل آتے ہین وہ ایک وقت تک صبر کرتے ہین اور مخالفون کی مخالفت جب انتہا تک پہونچ جاتی ہے تو ایک وقت توجہ تام سے اقبال علی اللہ کر کے فیصلہ چاہتے ہین اور پھر نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ وخاب کل جبار عنید

استفتحوا سنت اللہ کو بیان کرتا ہے کہ وہ اسوقت فیصلہ چاہتے ہین

اور اس فیصلہ چاہنے کی خواہش ان مین پیدا ہی اس وقت ہوتی ہے جب گویا فیصلہ ہوچکا ہوتا ہے۔ پس ہم اپنے مخالفون کی مخالفت کی کیا پروا کرین۔ یہ مخالف نوبت بہ نوبت اپنے فرض منصبی کو سرانجام دیتے ہین۔ ابتدا ان کی ہوتی ہے اور انجام متقیون کا والعاقبت عند ربک للمتقین۔

معنی خیز جملے

جبتک انسان ہمہ تن خدا تعالےٰ مین ہوکر ہر کام اور ہر حال اور ہر فکر مین مصروف نہین ہوتا اور نہین محسوس کرتا کہ اس سے دور رہ کر وہ ایک خطرناک راہ پر چلتا ہے اسکا ہر قدم اسکو تنزل اور ہلاکت کے گڑھے کیطرف لے جا رہا ہے۔

یہ سچی بات ہے کہ انسان جو کچھ اللہ تعالےٰ کے لیے دیدیتا ہے "وہ کچھ" محفوظ کرلیتا ہے لیکن "جو کچھ" اپنے تصرف مین رکھ چھوڑتا ہے وہ سخت خطرہ سے محفوظ نہین ہوتا۔

انسان اپنی مرضی اور عقل کے موافق جو کچھ اپنے یا دوسرے لوگونکی بہتری اور بہبودی کے واسطے کرتا ہے "وہ کچھ" اسکے اپنے اور دوسرے کیلیے بھلے اور فایدے کا موجب نہین ہوتا۔ مگر ہان جو کچھ وہ خدا تعالےٰ کی رضا کو مدنظر رکھ کر اور اسی کی ہدایت کے بموجب اپنے یا دوسرے لوگونکے فایدے کیواسطے کرتا ہے وہ لاریب حقیقی بھلائی کا موجب ہوتا ہے۔

خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

از ناصر نواب باخویم مولوی محمد یوسف صاحب بعد سلام کے واضح ہو کہ آپکا دلخراش ظلم وجور سے بھرا ہوا خط پہونچا جس کو پڑھ کر سخت افسوس ہوا نہ فقط اس سبب سے کہ آپ نے ہمارے امام علیہ السلام کو برا بھلا لکھا ہے بلکہ اس باعث سے بھی کہ امت محمدی کے علماء کا کیا ننگ حال پہونچا ہے جن مین نورانیت کے علاوہ معمولی انسانیت بھی نہین رہی اور ضد و تعصب کے پتلے بن گئے ہین یہی حال پیرزادون اور مشایخ کا ہے۔ پھر کہتے ہین کہ اس زمانہ مین کسی مجدد اور مصلح کی ضرورت ہی کیا ہے۔ سلیم الفطرتی سے بالکل دور جا پڑے ہین۔ صراط مستقیم عقل و دین سے علیحدہ ہوگئے ہین دل ایسے مسخ ہوگئے ہین کہ نور و نار اور گل و خار کی تمیز باقی نہین رہی ہے اس قدر لکیرون کے فقیر بنے ہین کہ فہم و فراست سے کام لینے کو گویا حرام سمجھتے ہین۔ مردون کی تقلید پر ایسے اڑے ہین کہ زندون کا کلام انکے مرے ہوئے دلون مین اثر ہی نہین کرتا۔ قرآن و حدیث طوطے کی طرح پڑھتے ہین۔ غور و تدبر ہرگز نہین کرتے بلکہ غور و تدبر پچھلون کا حصہ خیال کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جو معنے قرآن و حدیث کے پچھلے بزرگون نے سمجھے خواہ وہ غلط ہون یا صحیح انہین پر چلنا ہمین کافی ہے جس طرح قرآن و حدیث کو وہ بزرگ سمجھ گئے ہین وہی اللہ تعالےٰ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد ہے اب آیندہ انکے برخلاف جو کوئی اور معنے کریگا وہ معنے غلط اور وہ شخص گنہگار ہوگا پھر پچھلے بھی صحابہ نہین تابعی نہین بلکہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین سو برس بعد پیدا ہوئے جن کے حق مین حضرت فرما گئے ہین فیج اعوج لیسوا منی ولست منہم کیونکہ یہ تمام تفاسیر جن پر علما کا بڑا مدار ہے خیر القرون کے بعد بنی ہین اور اکثر احادیث کی کتابین بھی مدت کے بعد تصنیف ہوئی ہین اور ان کی شرحین تو بہت ہی بعد مین گھڑی گئی ہین۔ مفسرین اور محدثین ان کے نزدیک خدا و رسول سے کچھ کم نہین ہین جن تفاسیر پر ان کا اعتماد ہے انکا یہ حال ہے کہ الف لیلہ۔ طوطا کہانی مہابھارت و قصۂ امیر حمزہ سے بھی زیادہ ان کے بعض اقوال فضول ہوتے ہین جنکے پڑھنے اور سننے سے ایک مسلمان کو شرم آتی ہے مگر ان کے نزدیک وہ سب اقوال سچ ہین کیونکہ بڑے فرما گئے ہین۔ انہی تفسیرون مین بعض انبیاء کو حرام کار اور مکار بھی لکھا ہے اور بعض کو مشرک بھی قرار دیا ہے ایسے ایسے من گھڑت قصے تفاسیر مین درج ہین کہ جن کے ذکر سے حیا دامنگیر ہوتی ہے مگر یہ مولوی ممبرون پر چڑھ کر وہی لغو قصے آج کل بھی لوگون کو سناتے ہین اور مخالفین کو اسلام پر ہنساتے ہین اور اس پاک مذہب سے غیر قومون کو متنفر کرتے ہین اور ایسا ہی حال بعض احادیث کی کتابون کا ہے اور انکی شروح کا تو کچھ کہنا ہی نہین جنکے پڑھنے سے اور بغیر صحیح معنے سمجھنے کے جسکا علم ان علماء مین آج کل مفقود ہے انسان شیطان بنجاتا ہے اور اسلام سے بیزار ہوجاتا ہے اور جو صحیح معنے کرے وہ بقول ان کے کافر ہے جیسے ہمارے امام علیہ السلام مفسرین ایک ایک آیت کے بغیر سند کے سو سو معنے کرتے ہین جن سے سننے والا حیران ہوجاتا ہے۔

کہ اب کس معنے پر اعتبار کرے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوْا فِیْہِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا اور مفسرین کو بغیر اختلاف کثیر کے صبر ہی نہین آتا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

محدثین بھی احادیث کے تسلی بخش معنے نہین کرتے جس سے کسی کو پورا اطمینان ہو اور ثلج قلب سے قبول کرے۔ ایک طرف تو مولوی کہتے ہین کہ اللہ تعالےٰ کے خاصے کسی بشر مین نہین ہوتے اور جو اللہ تعالیٰ کے خاصے ہین وہ اگر کوئی شخص کسی بشر مین تسلیم کرے تو وہ مشرک ہے اور کافر ہے دوسری طرف یہ بھی فرماتے ہین کہ حضرت عیسےٰ حی و قیوم ہین۔ خالق ہین محی ہین شافی ہین عالم الغیب ہین وغیرہ۔ مزا یہ کہ اس کو قرآن شریف سے ثابت کرتے ہین اور جو نہ مانے وہ کافر خلاصہ یہ کہ خدائی خاصہ اگر کسی بشر مین سوائے عیسیٰ کے کوئی مانے تو کافر مشرک لیکن اگر عیسے مین خدائی خاصہ تسلیم نہ کرے تو کافر۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

ان علماء نے حضرت عیسےٰ کو لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ بنا رکھا ہے پیدا ہوتے ہی باتین کرتے تھے۔ مس شیطان سے ان کے سوا کوئی نہین بچا وغیرہ وغیرہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ آدَمَ مولوی کہتے ہین عیسے بے مثل و مانند ہین اللہ تعالےٰ نے انہین آدم سے نزالی کوئی خصوصیت نہین بتلائی۔ یہ اپنے گھر سے ان مین پیدا کرتے ہین وہ فرماتا ہے۔ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْہِمْ سُلْطَان مس شیطان کے معنے ہی ان مولویون کی سمجھ مین نہین آئے لفظ پرست موٹی عقل کے ہین کسی کے چھونے سے کیا بگڑتا ہے اور شیطان کیا آدمی کی طرح جسم رکھتا ہے کہ بچہ کو ہاتھ لگا دیتا ہے بلکہ مس شیطان سے

اس کی وسوسہ اندازی مراد ہے۔ جس سے دین و ایمان مین فرق آتا ہے۔ اب بقول علماء کے حضرت عیسےٰ کے سوا تمام انبیاء و اولیا حتے کہ خاتم النبیین شیطان کی وسوسہ اندازی سے نہین بچے حالانکہ یہ غلط ہے اور صریح بے ایمانی ہے ان باتون سے علماء کی قرآن دانی اور حدیث فہمی کی قلعی خوب کھلتی ہے انہین علما نے اپنی غفلت لاپروائی ناقص العلمی و بدمزاجی کے سبب سے ہزارون لاکھون مسلمانون کو ورطۂ ضلالت مین ڈالا اور عیسائی ہونے پر مائل کر دیا اور ان کے اعتراضون کے جو شیطان کے بہکانے سے انہون نے پیش کیئے شافی جواب نہ دیئے علاوہ حضرت عیسےٰ کے شریک باری بنانے کے دجال کو بھی خدائے ثانی بنا دیا ہے اس کا گدھا اتنا لمبا چوڑا ہے کہ گدھے کا بچہ کبھی اس قدر ہوا نہ ہوگا یہ گدھے اسقدر نہین سمجھتے کہ گدھا بھی کبھی ایسا ہوا ہے کہ جسکے ایک کان سے دوسرے کان تک ستر گز کا فاصلہ ہو استعارون کو ظاہر پر حمل کرکے آپ بھی الو بنتے ہین اور اپنے پیرون کو بھی بناتے ہین جسکے ایک کان سے دوسرے کان تک ستر گز کا فاصلہ ہوگا اس کی بلندی اور درازی کسقدر ہوگی۔ پھر اس کا سوار بھی اسی قدر لمبا چوڑا چاہیئے کہ جو اسکو قابو مین لا سکے جب یہ اعتراض سنتے ہین تو کہتے ہین کہ حدیث مین یونہی آیا ہے تم بیدین ہو کہ حدیث کو نہین مانتے۔ ہم تو بیدین نہین مگر وہ اسلام کے چھپے دشمن اور عقل کے اندھے ہین جو کانے دجال کو خدا بنا رہے ہین۔ دجال کے دوزخ جنت اور روٹیوں کے پہاڑ اور دریاؤن کے اس کے ساتھ چلنے کو چالیس روز مین اسکے دنیا کے گرد گھومنے کو ظاہر پر حمل کر بیٹھے

ہین جس سے اسلام نہین رہتا۔ اور نہ قرآن سچا ٹھیرتا ہے اور نہ عقل سلیم ان امور کو باور کرتی ہے۔ یہ علماء ہین جو اصل مین جہال ہین۔ عقاید تو خود کافرون کے سے رکھتے ہین لیکن اورونکو بزعم خود کافر سمجھتے ہین آج کل یہ نایب رسول اللہ باقی رہ گئے ہین خدا تعالےٰ انکے وجود نامسعود سے جہان کو پاک و صاف کرے۔ شعر

+گر ہمین مکتب است و این ملّا
+کار طفلان تمام خواہد شد+

فرماتے ہین کہ قرآن و حدیث کے ظاہری معنو نسے انحراف جائز نہین ہے۔ مَنْ کَانَ فِیْ ہٰذِہٖ اَعْمٰی فَہُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی کے معنے بقول انکے یہ ہوئے کہ اندھا دیدار الہیٰ سے محروم رہیگا اور صراط مستقیم بموجب انکے ظاہری معنو نکے کلکتہ سے پشاور کو جو سڑک جاتی ہے اسکا نام ہے یا مکہ سے مدینہ کو جو راستہ جاتا ہے اسکو کہنا چاہیئے یہ کجرو چونکہ الہیٰ صراط مستقیم پر خود نہین چلتے اورون کو کب چلا سکتے ہین چونکہ صراط مستقیم نظری ہے اس لیے ان ظاہر بینون کو نظر نہین آتی اس لیے تعجب نہین کہ اس سے منکر ہون اسی ظاہر پرستی کے سبب سے یہ ظاہر پرست ملّا دعائین مانگ رہے تھے کیا الہیٰ عیسےٰ علیہ السلام جلدی آسمان سے نزول فرما دین اور مہدی موعود ظاہر ہون تاکہ ہم اس مفلسی محتاجی سے رہائی پا دین اور تمام کفار کو مار کر انکی دولت لوٹ لین اور ان کے اموال سے اپنے گھر بھر لین اب جو عیسےٰ کا نزول ہوا اور مہدی موعود نے ظہور فرمایا تو ان کی آنکھین اندھی ہو گئین کیونکہ انکے موہوم طریق کے موافق انکا نزول نہ ہوا بلکہ عادت اللہ کے موافق انکا ظہور ہوا اب جو دینی دولت دینے والا آیا تو کھسیانے ہو کر لڑتے ہین اور ظاہری دولت کے

آہ و فغان کرتے اور اپنے نصیبون کو روتے ہین اور کہتے ہین ظاہر سے نصوص کو کیون پھیرا جاتا ہے کہ جس ظاہری دولت ہاتھ سے جاتی ہے ع
برین عقل و دانش بباید گریست

حیلہ سازی - دھوکہ دہی - تفریق بین المسلمین - بغض - حسد - الفاظ پرستی کج بحثی - ریا - سمع اسکے سوا آج کل کے مولویون اور پیرزادون مین رکھا ہی کیا ہے اِلّا مَا شَآءَ اللّٰہُ کوئی شاذ و نادر بھلا مانس ہوگا وہ یا اس طرف آگیا یا بزدلی سے خاموش بیٹھا ہے یہ تو بطور تمہید کچھ عرض کیا گیا ہے - اب آپ کے خط کا جواب لکھتا ہون - و باللہ التوفیق -

قولک - ابتک آپ پر آپ کے امام کی مکاری کا حال نہین کھلا اب آپ توبہ کیجئے اور اس شخص سے بھی توبہ کرایئے

اقول - مین اور میرے امام تو اکثر توبہ کرتے ہی رہتے ہین اور لوگ اطراف سے توبہ کرنے کے لیے آتے ہین انہین بھی امام علیہ السلام توبہ کراتے رہتے ہین چنانچہ آج تک ہمارے امام کے ہاتھ پر ہزارون لوگون نے توبہ کی ہے مگر بقول شخصے - ع
توبہ فرمایان چرا خود توبہ کمتر میکنند

تم افترا پردازی اور دروغ گوئی سے کیون توبہ نہین کرتے مرد خدا تم نے ہمارے امام کو مکار کس طرح سمجھا ان کی کسی کتاب سے یا انسے ملکر آج تک تم نے ہمارے امام کی زیارت تک تو کی نہین بغیر ملے بغیر کلام کئے بغیر تحقیق کسی کو مکار کہنا یہ متقیون کا کام نہین بلکہ مفتریونکا کام ہے زبان کی فضولیون سے بہت سے لوگ جہنم مین منہ کے بل گرائے جاوینگے - مین اندیشہ کرتا ہون کہ کہین تم بھی انہین مین نہ بخاتا اگر کسی کتاب سے تم نے اپنے بئس القرین کے اغوا سے انہین مکار قرار دیا ہے تو تم اس کا حوالہ دیتے تاکہ ہم غور کرتے اور تمہین معقول دلایل سے سمجھاتے مگر تمہارے زبانی ھفوات کا جواب بجز لعنت اللہ علے الکاذبین کے سردست اور کچھ نہین - آیندہ اگر تم نے کسی کتاب کا حوالہ دیا تو دیکھا جاویگا - شعر

ندارد کسے با تو ناگفتہ کار
ولیکن چو گفتی دلیلش بیار

قولک - اب وہ اپنی تحریف قرآنی اور بے موقع تاویل احادیث سے باز آوین قیامت آنے والی ہے ابھی توبہ کا دروازہ کھلا ہے -

اقول - تحریف کرنا اصل مین یہود کی صفت ہے - اور ہمارے ہادی خاتم النبیین نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ مین مسلمان یہودی بن جاوینگے جس سے مراد علماء اسلام ہین کیونکہ جہان یہود کا ذکر قرآن مین ہے وہان بھی علماء یہود مراد ہین جن کو اللہ تعالٰے نے گدھا بھی فرمایا ہے کیونکہ وہ کتابون سے لدے ہوئے تھے اور عمل نہین کرتے تھے یہود کی مذمت بطور قصہ کہانی کے نہین بلکہ بطور پیشگوئی کے ہے کہ جس طرح یہود اپنے آخر زمانہ مین نہایت بگڑ گئے تھے اسی طرح مسلمان علماء بھی آخر بگڑ جاوینگے جس طرح یہود نے تحریف کی تھی اسی طرح یہودی صفت مسلمان بھی تحریف کرینگے بلکہ اس سے بھی بڑھکر یہود کی ریس مین . . . . . سے بھی زنا کرکے چھوڑینگے سو یہ سب کرتوتین مولویوں کی ہین جو قران کی نظم کو بگاڑ کر اِنّی متوفیک و رافعک کو آگے پیچھے کرکے حضرت عیسے کو آسمان پر زندہ پہونچاتے ہیں اور رفع کے معنے رفع جسمانی کرتے ہین وغیرہ وغیرہ اور ہمارے حضرت تو باموقع تاویل احادیث کی فرماتے ہین مگر تمہارا تو یہ حال ہے کہ مصرعہ خود غلط املا غلط انشا غلط * تقلید کی مار کے سبب سے جو الٹی باتین ذہن نشین ہوچکی ہین وہ سیدھی معلوم ہوتی ہین جو اصلی اور سیدھا راستہ دکھاوے - وہ الٹا معلوم ہوتا ہے جیسے بخار والے کا موتھہ اصل مین کڑوا ہوتا ہے وہ مصری اور شہد کو بھی کڑوا بتاتا ہے اپنے منہ کی خبر نہین لیکن اصل یہ ہے کہ بیمار کی عقل بھی بیمار ہوتی ہے - دعوے اور دلیل مین آج کل کے مولوی فرق نہین کرتے جب دعوے پر دلیل مانگو تو ایک اور دعوے پیش کر دیتے ہین جب اسپر دلیل طلب کرو تو ایک اور دعوے پیش کر دیتے ہین - اگر تیسری دفعہ بولو تو گالیان دینے لگتے ہین ہندوون کی طرح اوہام مین مبتلا ہوگئے ہین جب کسی ہندو سے سوال کرو کہ گنگا اور جمنا کا پانی کیون متبرک سمجھتے ہو اور گنگا مین غوطہ لگانے سے گناہ کس طرح دور ہو جاتے ہین تو کہتے ہین کہ گنگا جمنا مین یہی خاصیت ہے - اور اگر کہو کہ یہ خاصیت کیون ہے تو کہتے ہین کہ ہمارے بزرگ جو فرما گئے اور اگر کہو کہ تمہارے بزرگ بھی تمہارے جیسے آدمی تھے ممکن ہے کہ انہون نے غلطی کی ہو تو گالیان شروع ہوجاتی اور ہذیان بکتے ہین اس سے زیادہ بولو - تو فوجداری اور پھر کسی نہ کسی کو جیلخانہ کیونکہ جہالت کا نتیجہ تو جیلخانہ ہی ہونا چاہیئے - مولویون کو جب کچھ اختیار تھا تو ہزارون خون کرائے تھے اور آپس کی ضد مین قرآن اور حدیث کو پھونک دیتے تھے اب بھی ادنے ادنے اختلاف پر کچہریون مین دھکے کھاتے پھرتے ہین کیا وہ مولوی نہین تھے جنہون نے امام حسین کے لیئے بغاوت کا فتوے تجویز کیا تھا اور وہ بھی مولوی تھا جس نے امام احمد حنبل جیسے بزرگ امام کو پٹوا کر قید مین ڈلوایا تھا - اور وہ بھی مولوی تھا جس نے حضرت عبد القادر جیلانی کو شیطان کہا اور انپر کفر کا فتوے لگایا اور وہ بھی مولوی صاحب ہی تھے جنہون نے مجدد سرہندی صاحب کو ناگفتنی باتین کہین جہانگیر نے ان مولویون کے شبہ سے اس امام کو گوالیار مین قید کیا تھا کہانتک شمار کرون امام غزالی کی تصنیف ملاحظہ کرو تاکہ مولویون کی کرتوتین معلوم ہون مولوی

سرکاری خبریں

شیخ نصیر الدین صاحب اکسٹرا اسٹنٹ کمشنر کے رخصت سے واپس آنے پر بی - ایچ برڈ صاحب قائم مقام ڈسٹرکٹ جج جھنگ لدھیانہ میں تعینات کئے جاینگے

خان عبد الغفور خان صاحب خان زیدہ کے شاہپور میں واپس آجانے پر اے ای مارٹینو صاحب ایچ - ایس سمتھ صاحب کیجگہ جو لاہور کو تبدیل کئے جائیں گے - امرتسر تعینات کئے جائیں گے۔

ڈی - جے کینیڈی صاحب ڈویژنل جج راولپنڈی اور ڈبلیو چیوس صاحب ڈویژنل جج فیروزپور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مقام کی تبدیلی کریں گے۔

منشی محمد محمود علی صاحب قائمقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جالندھر دہلی کو تبدیل ہوئے ہیں۔

بیعت

چودھری امام الدین صاحب - نور پور کھیوا ضلع سیالکوٹ۔

چودھری نواب خان - چیمہ - وارد کھیوا۔

میاں اللہ دتا میراثی موضع کھیوا۔

چودھری حاکم خان موضع بسرا تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔

جلال الدین ولد غلام محمد داروغہ چھاونی سیالکوٹ . . . . -

محمد بخش چودہری - . . . .

الف دین ولد محمد بخش - . . . . .

جلال الدین ولد محمد بخش - . . . . .

فضل الدین حداد - راولپنڈی بازار بانسہ والا مکان مولوی حکیم شاہ نواز خان صاحب احمدی۔

الہی بخش پسر نیاز

قادر بخش پسر مدی

مسماۃ لاڈی زوجہ کمون اسمٰعیل پرنیا معرفت مولوی عبد الحق چک لوہٹ ضلع لودیانہ ڈاک خانہ کوٹالہ

مسماۃ بھولی زوجہ کریم کنسٹیبل پولیس لودیانہ باشندہ غوث گڈھ

مولوی حافظ محمد دین ساکن منٹگمری شاگرد رشید حافظ عبد المنان وزیر آبادی ؒ

قاضی ملا عبد الغفار - ننگل مچھیانہ ڈاک خانہ رعیہ ضلع سیالکوٹ

سردار علی شاہ مالیر کوٹلہ

ملا جان محمد ولد رحیم بخش چیووال تحصیل لورن سر ریاست جموں ڈاکخانہ آرمیہ معہ زوجہ و دختر

غلام حسین ولد جان محمد علی اکبر کوٹ دلاور ڈاکخانہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ

جمیل الدین احمد ولد نذیر الدین ملازم لوکس کوٹ الہ اباد محرر

جلال الدین کلرک دفتر چیف سٹورکیپر ریلوے لاہور -

زوجہ و والدہ عبد الحق چک لوہٹ ضلع لودیانہ

ضیاء الحق ولد عبد الحق 〃

مظہر الحق ولد عبد الحق 〃

گاموں ولد کمان زمیندار 〃 ڈاک خانہ کوٹالہ۔

یعقوب علی ولد صدر الدین
نادر حسین 〃
عبد الکریم ولد نہال
زوجہ پیر بخش احمدی
[illegible]

معرفت قاضی بدر الدین صاحب

غلام حیدر قصاب ... ملتان

خوشی محمد ولد جان محمد کشمیری معہ اہل و عیال۔

گل محمد ولد خوشی محمد

عبد اللہ - ان کے خط میں انکا پتہ نہیں ہے

محمد عبد الباری پٹواری ڈہا مال صورت گڈہ ریاست بیکانیر

میاں حاجی معرفت نور محمد صاحب

سکرٹری انجمن اخوان الصفا پٹیالہ

امیر حسن - انٹرنس کلاس ایم اے سکول سیالکوٹ

شیخ غلام قادر ولد میران بخش ساکن سیانہ حال جیتوی ضلع و تحصیل بٹالہ

حکیم کرم الہی ساکن ستوکے تحصیل سرور ضلع سیالکوٹ

عطا محمد ولد خیر الدین مرحوم چھجا وال تحصیل جگراؤں ضلع لودیانہ حال سٹوڈنٹ سینیر سپیشل کلاس گورنمنٹ سکول لودیانہ

بدر الدین کوٹ دلاور ڈاک خانہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ

چراغ الدین محرر جوڈیشل متعلقہ عدالت مجسٹریٹی وڈالہ سندھواں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

کرم الہی ولد بہاول بخش معہ اہل و عیال ہرنپور تحصیل پنڈدادنخان ضلع جہلم حال وارد راولپنڈی

میراں بخش ولد امام الدین کشمیری سیالکوٹ محلہ حنداں

عبد اللہ ولد مولوی احمد الدین کشمیری ناروال

موسٰی پسر بنا معہ زوجہ چک لوہٹ ضلع لودیانہ 〃 〃

زوجہ اسمٰعیل 〃 〃

سید اسد اللہ شاہ ولد برکت علی شاہ ساکن موضع سو تحصیل سرور ضلع سیالکوٹ حال مقیم کوٹ لومہ تحصیل ضلع سیالکوٹ۔

عباد اللہ صاحب ٹکٹ بابو دار محرر زجمنٹ شہر پٹیالہ

ولد بدھا وا لو مسلم قوم جھینور دکاندار ساکن موہن مزرعہ تحصیل روپڑ معرفت عبد الحق صاحب ساکن چک لوہٹ ضلع لودیانہ

سید ظہور علی کارندہ محمد رحمت اللہ الہی خان رئیس شاہپور تحصیل لودہانہ ضلع مظفر نگر

نبی بخش ولد جھنڈا بنر کشن پورہ المشہور وائی والہ ڈاکخانہ ضلع سیالکوٹ

یہ برباد کنندۂ بنی آدم بعد از مدت ہند مین پھیلا ہے۔ اب تک تجربہ سے یہی بات معلوم ہوئی ہے کہ قبل از ظہور مرض بطور علاج حفظ ما تقدم کچھ چارہ کیا جاوے تو مرض پھیلنے نہیں پاتا چنانچہ اکسیر شفا کی بابت ہند کے ہر حصہ مین جہان یہ ظاہر ہوا۔ تصدیق ہو گئی ہے کہ یہ طاعون کو روکتی ہے مبتلا شدہ مریض کو بچاتی ہے۔ علیحدہ کتاب آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجنے سے مفت ملسکتی ہے قیمت شیشی (عہ) درجن شیشی (ے)

شفایاب مریضون کے چند سارٹیفکٹ بطور نمونہ

جناب منشی غلام احمد صاحب کشمیری مکان جناب حکیم مولوی مرزا احمد صاحب ڈاکر سٹریٹ بمبئی۔ دوا اکسیر شفا کی کیفیت ہے کہ چار مریضون مبتلایان طاعون کو وہ دوا دی ان مین سے دو مریض جو فوراً مبتلائے طاعون مرض ہوئے تھے یہ دوا دیتے ہی بعد دس منٹ کے ان کا بخار اتر گیا اور عرق تمام بدن پر آ گیا اور شدت تشنگی بھی جاتی رہی اور دو مریض جو مدت سے مبتلائے بخار تھے دوا کے دیتے ہی پیاس کی شدت کم ہو گئی اور بخار مین بھی افاقہ ہو گیا مطلب یہ ہے کہ اس بیماری کے مریض کا بخار اترتا نہین مگر خدا کے فضل سے اور آپ کی تشخیص سے اس دوا دینے سے چار شخصون کو فائدہ ہوا

طبیعت اس دوائی سے عجب مسرور ہوتی ہے
دل بیمار کے دل سے کدورت دور ہوتی ہے

دوائی ایسی ہے یا کہ نقش اسم اعظم ہے
کہ جسکے دیکھنے سے ہی بلا کافور ہوتی ہے

کئی کالی بلا کے مرض مین تھے مبتلا انسان
دیا جسکو وہین اس سے بلا یہ دور ہوتی ہے

کرے تعریف کس منہ سے دوا کی احمد کمتر
مثال نیر اعظم یہ خود مشہور ہوتی ہے

جناب محمد یوسف خان صاحب مسجد گلی بمبئی
ترجمہ چٹھی
آپ کے عرق طاعون نے جادو کا کام کیا

اور بمبئی مین بہت سی جانین بچائی ہین اکثر احباب اس کی تعریف مین رطب ہین۔

جناب سیٹھ عبد الرحمن خلف سیٹھ حسین ملعدار از مقام جزیرہ جبستان ضلع علی باغ متصل بمبئی آپکی ایجاد کردہ مرض طاعون کی دوائی نے واقعی اکسیر کا کام کیا ہے

جناب سیٹھ اے ڈیلو دسہباری آف کنٹر کٹر کھماڑی شہر کراچی۔ آپنے اس مرض طاعون کی دوا ایجاد کی ہے جس سے سینکڑون شفا پاچکے ہین اور پاتے جاتے ہین سو مہربانی فرما کر بذریعہ کارڈ بندا کچھ دوا ارسال فرما دین۔

جناب صوبہ دار حسن پنشنر رام باغ گاڑی احاطہ کراچی۔ عرق طاعون دو تین مریضون کو دیا بحکم خدا اچھے ہوئے۔

جناب عبد الرزاق شاہ ولد نعمت اللہ شاہ نقشبندی محل ناریل باڑی داؤد حسن شاہ بمبئی عرض یہ ہے کہ آپ کی ارسال شدہ دوائی سے بمبئی مین لوگون کو بہت فائدہ ہوا مین بچشم خود دیکھتا ہون کہ جسوقت مریض کو دوا پلائی فوراً ہوش آگیا

جناب منشی قلندر حسین۔ ہیڈ جی۔ ار۔ کے۔ ہیڈ ایم۔ او۔ کیمپ ہوٹل کوٹہ ضلع بنگلورا مجھے عرق طاعون نے لوگون کو بہت فائدہ ہوا۔ دو شیشی مہربانی فرما کر اور ارسال کرین۔

زبدۃ الحکماء ڈاکٹر غلام نبی موچی دروازہ اعوان منزل لاہور